وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ)

سراپائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
از
کلامِ رضا

پسند فرمودہ
صاحبزادہ پیر سید رضا حسین شاہ قندھاری زید مجدہٗ

مؤلف
مولانا ابوالسعید سجاد علی فیضی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سراپائے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از

کلامِ رضا

پسند فرمودہ

حضرت صاحبزادہ پیر سید رضا حسین شاہ صاحب
قندھاری مدظلہ العالی، سجادہ نشین درگاہِ پیر قندھاری

مؤلف

مولانا ابو السعید سجاد علی فیضی

مدرس و ناظم تعلیمات دار العلوم جامعہ فیضیہ
جامع مسجد سنی رضوی پرانی لکڑ منڈی تاندلیانوالہ (فیصل آباد)

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

نام کتاب	......	سراپائے مصطفےٰ ﷺ از کلام رضا
مصنف	......	مولانا ابو السعید سجاد علی فیضی صاحب 0344-6087451 / 0332-3409714
پسند فرمودہ	......	مجاہد دین وملت صاحبزادہ پیر سید رضا حسین شاہ صاحب قندھاری مدظلہ العالی، سجادہ نشین درگاہِ پیر قندھاری
پروف ریڈنگ	......	محمد وقاص حسین صاحب و مولانا عبدالروف صاحب مدرسین جامعہ فیضیہ
تعداد	......	
صفحات	......	
ہدیہ	......	
کمپوزنگ وڈیزائنگ	......	اقراء کمپیوٹرز اینڈ پرنٹرز، پریس مارکیٹ فیصل آباد فون 041-2633231 موبائل:0301-7008928
ناشر	......	

ملنے کا پتہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فِی شَانِ حَبِیْبِہٖ ﷺ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی
یارسول اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ

لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

دعائے خاص

برائے بلندی درجات

قطب الاقطاب، آفتاب نقشبندیت، غوث زماں، حضور قبلہ عالم (راقم کے دادا مرشد)

حضرت پیر سید فیض محمد شاہ صاحب

المعروف پیر قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۴ گ ب فیض آباد شریف تاندلیانوالہ فیصل آباد

اور

حاجی الحرمین، غریب نواز، نقش قندھاری

حضرت پیر سید حسین علی شاہ صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۴ گ ب فیض آباد شریف تاندلیانوالہ فیصل آباد

مربی و محسنی، استاذی مکرم اجمل العلماء شہید ختم نبوت

حضرت علامہ پیر سید محمد اجمل گیلانی نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ

(اکبر آباد کوٹلی میانی شریف کامونکی، گوجرانوالہ)

درویش صفت انسان میرے والد گرامی **سائیں عنائیت علی** رحمۃ اللہ علیہ (میاں ہرپال)

◆

برائے درازئ عمر و ظل فیض بار

سیدی و مرشدی، امین و قاسم فیض قندھاری

حضرت پیر سید اکبر علی شاہ صاحب گیلانی مدظلہ العالی

(اکبر آباد کوٹلی میانی شریف کامونکی، گوجرانوالہ)

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
❁	دعائے خاص	5
❁	تقریظ جمیل	9
❁	تقریظ جمیل	11
❁	تقریظ جمیل	16
❁	پڑھنے کے آداب	18
❁	انتساب	20
❁	اظہار تشکر	22
❁	سبب تالیف	24
❁	تقدیم	28
❁	حسن و جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	39
❁	زلف عنبریں	46
❁	سرِ انور	50
❁	پیشانی مبارک	52
❁	ابرو مبارک	53
❁	کان مبارک	56
❁	چشمانِ مبارک	59
❁	گریہ مبارک	59
❁	آنکھوں کا قدرتی سرمئی ہونا	60

بینی مبارک 63
رخسار مبارک 64
سفیدیٔ رخسار 64
دہن مبارک 67
لعاب دہن کی خوبی و اعجاز 67
زبان مبارک 69
شانِ تکلم 69
صاحب جوامع الکلم 70
صاحب شریں لسان 70
لبہائے مبارک 73
دندان مبارک 76
تبسم مبارک 78
داڑھی مبارک 79
چہرہ انور 81
چہرۂ مصطفوی جمالِ الٰہی کا آئینہ ہے 81
گردن مبارک 89
دوش مبارک 90
پشت مبارک 91
مہر نبوت 92
بازو مبارک 94
دست مبارک 95

دستہائے رحمت کی انگلیاں 99
سینہ اقدس 102
قلب منور 103
شکم مبارک 105
کمر مبارک 106
ناف مبارک 107
ران مبارک 108
زانوئے مقدس 109
پنڈلیاں مبارک 110
قدمین شریفین 111
قدمین شریفین کے تلوے 114
ایڑیاں مبارک 117
قدمین شرفین کے ناخن مبارک 119
قد مبارک 121
جسم انور کی نظافت ونفاست 124
جسم منور کی لطافت ونزاکت 126
جسم مطہر کی خوشبو مبارک 131
سراپائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در سلام رضا 137
التماس خاص 146
ماخذ ومراجع 150

تقریظِ جمیل

شاہین ختم نبوت، استاذ العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ پیر سید محمد واجد گیلانی شاہ صاحب مدظلہ العالی۔ جانشین شہید ختم نبوت، امیر تحریک فدایان ختم نبوت پاکستان، سابق ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان، چیف آرگنائزر ماہنامہ لانبی بعدی، ناظم اعلیٰ جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبر آباد شریف نزد کوٹلی میانی (گوجرانوالہ)

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

علامہ ابو السعید سجاد علی فیضی صاحب نے ''سراپائے مصطفیٰ ﷺ از کلام رضا'' میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے ذات مصطفیٰ ﷺ کے جمال اور کمال کو یک جا کر کے اہلسنّت و جماعت حنفی بریلوی کی روایت کو زندہ کرتے ہوئے نوجوان نسل کے دلوں میں محبت مصطفیٰ ﷺ کی شمع کو روشن کرنے کی کوشش کی اور اس چیز کو واضح کیا کہ اہلسنّت کے علماء و طلباء اور مشائخ اپنی ہر محفل کو ذکر رسول ﷺ سے روشنی بخشتے ہیں جس طرح کہ ہمارے سب کے استاد گرامی حضرت علامہ مولانا شہید ختم نبوت حضرت پیر سید محمد اجمل گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی اپنے شاگردوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ عشق مصطفیٰ ﷺ سے بھی دلوں کو تروتازہ کیا۔

بحمد اللہ! جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبر آباد سے فارغ التحصیل ہونہار

طالب علم مولانا ابو السعید سجاد علی فیضی صاحب نے تصنیف کے میدان میں انتہائی اہم قدم اٹھا کر اپنی مادر علمی کے مقاصد اور قبلہ پیر صاحب کے مشن کو عام کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس بابرکت سفر میں مزید بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

* * *

تقریظ جمیل

ترجمان فکر رضا، مصنف کتب کثیرہ، استاذ العلماء، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد افضل قادری رضوی امجدی صاحب زید شرفہ، ناظم اعلیٰ دارالعلوم قادریہ رضویہ ۱۱۱ وردہ شیخوپورہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(۱) بنیادی طور پر نعتیہ شاعروں کا محرک عشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے جب سینے اور دل میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آگ سلگتی ہے تو موزوں طبع لوگوں کے زبان وقلم سے نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم وجود میں آتی ہے۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس عمق اور پائے کا ہو گا نعتیں بھی اتنی ہی پر اثر ہوں گی۔

(امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری صفحہ ۸۳ فرید بک سٹال لاہور)

(۲) نعت گوئی کی وضاحت اور تشریح کرتے ہوئے حضرت شاعر لکھنوی نے اپنے مقالہ "تاریخ نعت گوئی میں حضرت رضا بریلوی کا منصب" میں لکھتے ہیں نعت گوئی کی دو حیثیتیں ہیں۔

نمبر ۱: وہ نعت گوئی جو روایت سے چل کر عقیدے پر ختم ہو جاتی ہے۔

نمبر ۲: وہ نعت گوئی جو عشق سے چل کر ایمان پر ختم ہو جاتی ہے۔

اعلیٰ حضرت رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نعت گوئی دوسری حیثیت سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے ان کی نعت گوئی اپنے معیار کے اعتبار سے ایک انفرادی و امتیازی شان کی مالک نظر آتی ہے۔ نعت کہتے وقت قرآن کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ قرآن

سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ ہے اور اس آئینے کو روبرو رکھنے کے بعد فکر کی رفتار میں کسی لغزش کا امکان ہی نہیں رہتا۔ ان کا یہ مصرعہ ان کی نعتوں کا معیار پرکھنے کے لئے کافی ہے۔

ع

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی

(جدید نعت گوئی میں حضرت رضا بریلوی کا منصب، از شاہد الحسنوی، ص ۴۳)

۳) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کے سینے میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ان کی حرکات وسکنات اور ہر جزو وکل سے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ٹپکتا تھا۔ جس کا اندازہ آپ کی سیرت اور نعتیہ کلام سے لگایا جا سکتا ہے۔ (امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری، ص ۸۳)

۴) مولانا بدرالدین قادری رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت شاہ احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی نعت گوئی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ عام ارباب فن کی طرح صبح سے شام تک اشعار کی تیاری میں مصروف نہیں رہتے تھے۔ بلکہ جب پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تڑپاتی اور درد عشق آپ کو بے تاب کرتا تو از خود زبان پر نعتیہ اشعار جاری ہو جاتے۔ چنانچہ آپ کی سوز عشق کی تسکین کا سامان بن جاتے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "جب سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تڑپاتی ہے تو میں نعتیہ اشعار سے بے قرار دل کو تسکین دیتا ہوں ورنہ شعر وسخن میرا مذاق طبع نہیں۔"

(سوانح اعلیٰ حضرت، ۱۴۰۱ھ، بدرالدین احمد قادری، ص ۲۸۵)

جبھی تو آپ فرماتے ہیں:

ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبول سرکار ہے تمنا
نہ شاعری کی ہوس نہ پروا روی تھی کیا کیسے قافیے تھے

اور فرماتے ہیں:

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو مزا ہو درد کا وہ ناز دوا اٹھائے کیوں

۵) اعلیٰ حضرت ؒ کی نعت گوئی کو عصری یا زمانی قیود سے مقید نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے اس عمر کو پہنچ کر نعت گوئی کی ابتداء کی، بلکہ وہ ایک سچے عاشق رسول ﷺ تھے، عشق رسول ﷺ کا جام لبالب آپ نے روز الست ہی نوش فرما لیا تھا۔ جب عشق رسول ﷺ کا ولولہ آپ کو بے چین کرتا تو آپ نعت کہنے لگتے، چنانچہ آپ خود فرماتے تھے کہ

"بحمد اللہ اگر میرے قلب کے دو ٹکڑے کئے جائیں تو خدا کی قسم ایک پہ لا الٰہ الا اللہ اور دوسرے پہ محمد رسول اللہ ﷺ ہو گا۔" (حیات اعلیٰ حضرت از ملک العلماء ظفر الدین بہاری ؒ)

شمع طیبہ سے میں پروانہ رہوں کب تک دور
ہاں جلا دے شرر آتش پنہاں ہم کو
خاک ہو جائیں در پاک پہ حسرت مٹ جائے
یا الٰہی نہ پھرا بے سر و ساماں ہم کو
میرے ہر زخم جگر سے یہ نکلتی ہے صدا
اے ملیح عربی کر دے نمک داں ہم کو
رحم فرمایئے اے شاہ کہ اب تاب نہیں
تا بک خوں رلائے غم ہجراں ہم کو

۶) جب اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ اپنے آقا و مولا حضور رحمت عالم ﷺ کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو اس وقت محبت رسول ﷺ آپ کو بے چین کرتی

ہے۔ سوزِ عشق رکتا، تھمتا نہیں بلکہ بے کراں ہو جاتا ہے۔ دردِ عشق کی لپک انگیزیاں مضطرب کرتی ہیں اور بے خودی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے تو بے ساختہ زبان پر نعتیہ اشعار جاری ہو جاتے ہیں۔

پیشِ نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے

مگر ادبِ قرآن وسنت رہبری فرماتے ہیں تو عرض فرماتے ہیں:

اے شوق دل یہ سجدہ گر ان کو روا نہیں
اچھا وہ سجدہ کیجیے کہ سر کو خبر نہ ہو

حاصل یہ کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو قدرت نے جہاں اور گوناگوں اوصاف سے آراستہ فرمایا تھا وہاں آپ کو ایک سچا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی بنایا تھا۔ اور آپ کی شاعری قرآن وحدیث کی ترجمانی ہے۔ مولانا سجاد علی فیضی صاحب جو کہ جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبر آباد (کاموکی، گوجرانوالہ) سے فیض یاب ہیں اور دار العلوم جامعہ فیضیہ تاندلیانوالہ فیصل آباد کے مدرس و ناظم تعلیمات ہیں، نے درس نظامی کی تکمیل مرکز العلوم الاسلامیہ میٹھادر کراچی میں کی۔ اور اس ادارے میں استاذ العلماء حضور شیخ الحدیث مفتی محمد اکمل ضیائی رضوی زید شرفہ سے دستار فضیلت حاصل کی۔

حضور شیخ الحدیث نہ جانے کتنی مقدس ہستیوں سے فیض یاب ہیں۔ آپ مرید ہیں سیدی قطب مدینہ الشیخ ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے۔

مولانا سجاد علی فیضی صاحب کی اس سے قبل "الحجج القاطعۃ فی ردِّ الرّاطین الواضحۃ" معروف بہ منکرین دعا بعد از نماز جنازہ کا رد بلیغ" کے

عنوان سے علمی تحریر حلقۂ علم میں پذیرائی حاصل کر چکی ہے۔

اب ماشاء اللہ ایک اچھوتے عنوان پر قلم اٹھایا "سراپائے مصطفیٰ ﷺ از کلام رضا"، راقم نے اس مبارک تحریر کے ابتدائی ۳۵ صفحات پڑھے جس سے دل باغ باغ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید برکات عنایت فرمائے اور انہیں اور ہم سب کو اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی کوثر و تسنیم سے دھلی ہوئی مبارک قلم سے جھڑتے ہوئے موتیوں کی برکات عطا فرمائے اور ان کی اس سعی کو درجہ قبولیت عطا فرماتے ہوئے مقبولیت عامہ سے ہمکنار فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین علیہ و علیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

از ابو البرکات محمد افضل قادری رضوی امجدی
مدینۃ الرضا قصور، خادم الفقہ والحدیث
دار العلوم قادریہ رضویہ لاہور روڈ شیخوپورہ
۲۸ شعبان ۱۴۳۶ھ

* * *

تقریظِ جمیل

محقق دوراں مصنف کتب کثیرہ مناظر اہلسنت پاسبانِ مسلکِ رضا
حضرت علامہ مولانا ابو حذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی رضوی صاحب زید مجدہ۔
انچارج دارالافتاء مرکزی دارالعلوم مدینہ رضویہ ستیانہ بنگلہ فیصل آباد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضور نبی کریم تو مجسم شفیع معظم مظہر حسن ذات حق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا حسن سراپا عالم خلق میں اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کے پرتو حسن کی کامل جلوہ گاہ ہے۔ آپ ﷺ کے مطلع ذات پہ اس کا آفتاب حسن شباب پر ہے۔ اس پیکر نور حسن کو دیکھ کر معاندین بھی صداقت تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اس عالم ہستی میں آپ ﷺ کی مبارک ذات ہی حسن صورت و سیرت کے تمام محامد و محاسن بدرجہ اتم موجود ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی ذات حسن و کمال کا سرچشمہ ہے۔ کائنات کا تمام حسن بارگاہ مصطفیٰ ﷺ کا ادنیٰ سا گدا ہے۔ کائنات کی تمام بہاریں آپ ﷺ کے دم قدم سے ہیں۔ آپ ﷺ کے حسن و جمال کا اگر ظہور کامل ہو جاتا تو انسانی آنکھ اس کے جلووں کی تاب نہ لا سکتی امام زرقانی نے شرح مواہب ج ۵ ص ۲۲۱ میں یہی ارشاد فرمایا ہے حضور سید العالمین ﷺ کے حسن و جمال اور سراپا دل نواز کے محامد و محاسن کما حقہ بیان کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد اعظم الشاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز نے اپنے آقا و مولا کے سراپا دلنواز کو اس حسین انداز سے بیان کیا

ہے کہ اہل معرفت عش عش کر اٹھے۔ اور فاضل نوجوان حضرت مولانا سجاد علی فیضی صاحب زید مجدہ نے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت بریلوی ﷫ کے کلام انور سے محبوب خدا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سراپا اقدس کا بیان کیا ہے اور اپنے آقا و مولا ﷺ کے حضور خراج عقیدت پیش کر کے اپنا نام بھی مدحت رسول کریم ﷺ کرنے والوں میں داخل کروالیا ہے۔ فاضل مؤلف نے سیدنا امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کے کلام انور پر احادیث و آثار کے حوالہ جات سے بات کو مزید مکمل انداز میں پیش کر دیا ہے۔ مولا تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے فاضل مؤلف کی سعی محمودہ کو قبول فرمائے اور نجات دارین کا سبب بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

کتبہ [illegible]
خطیب [illegible]
[illegible]
[illegible]
۲۲ شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ

* * *

پڑھنے کے آداب

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

قارئین سے گزارش ہے کہ میرے ان اقوال کو جتنا باادب ہو کر پڑھیں گے اتنا ہی لطف اور روحانیت رساں ہو گا۔ مثلاً یہ کہ:

۱۔ باوضو ہوں۔

۲۔ اگر ممکن ہو تو اپنے آپ کو خوشبو سے معطر کریں۔

۳۔ مدینہ طیبہ کی طرف رخ کر کے نظر جھکا کر محبت سے اس تصور میں گم ہو کر پڑھیں کہ گنبد خضرا کے سامنے بیٹھے ہوں۔

۴۔ یوں تو جب بھی پڑھیں اچھے نصیب مگر تخصیص کے ساتھ روزانہ رات کو جب بستر استراحت پہ جائیں تو جتنا ممکن ہو پڑھ کر سوئیں، شاید کہ مقدر جاگ اٹھے اور کرم ہو جائے۔

۵۔ پھر محبوب کی یاد و فراق میں اشکبار ہونے کی کوشش کریں کیونکہ

فریاد جو امتی کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ

پھر یہ عرضی پیش کرتے ہوئے سو جائیں:

آنکھوں میں چمک کے دل میں آجا
اے شمع جمال مصطفائی ﷺ
مری شب تار کو اجالا بخش دے
اے شمع جمال مصطفائی ﷺ

آنکھیں تیری راہ تک رہی تھیں
اے شمع جمال مصطفائی ﷺ
للہ ادھر بھی کوئی پھیرا
اے شمع جمال مصطفائی ﷺ
تقدیر چمک اٹھے رضا کی
اے شمع جمال مصطفائی ﷺ
(حدائق بخشش)

از۔ ابو السعید سجاد علی فیضی

* * *

انتساب

میرے جملہ اساتذہ کرام کے نام کہ جن کی حکیمانہ تعلیم و تربیت اور کریمانہ شفقت کی بدولت راقم الحروف خدمات دینیہ کی بجا آوری کے قابل ہوا۔

خصوصاً

میرے محبوب استاذ امجد العلماء شیخ ختم نبوۃ حضرت علامہ پیر سید محمد اجمل گیلانی نقشبندی قادری علیہ الرحمۃ اکبرآباد کوٹلی میانی شریف کاموکی، گوجرانوالہ۔

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد عبدالعلیم سیالوی صاحب جامعہ نعیمیہ لاہور

شیخ الحدیث والتفسیر المفتی محمد اسمٰعیل ضیائی صاحب سابق مدرس مرکز العلوم الاسلامیہ کراچی۔

شیخ الادب سند المدرسین حضرت علامہ غلام نصیر الدین چشتی صاحب جامعہ نعیمیہ لاہور

حضرت علامہ مولانا محبوب احمد چشتی صاحب جامعہ نعیمیہ لاہور

رئیس المدرسین حضرت علامہ محمد ابراہیم ضیائی صاحب مرکز العلوم الاسلامیہ کراچی۔

استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا محمد عبدالقادر صاحب سابق مدرس جامعہ اکبریہ اکبرآباد کوٹلی میانی شریف کاموکی، گوجرانوالہ

شاہین ختم حضرت علامہ صاحبزادہ پیر سید محمد امجد گیلانی شاہ صاحب جامعہ اکبریہ اکبرآباد کوٹلی میانی شریف کاموکی، گوجرانوالہ

حضرت علامہ مولانا محمد اشتیاق قادری صاحب جامعہ اکبریہ اکبرآباد کوٹلی میانی شریف کاموکی، گوجرانوالہ

حضرت علامہ مولانا حکیم لیاقت علی صدیقی صاحب سابق مدرس جامعہ اکبریہ

اکبرآباد کوٹلی میانی شریف کاموکی، گوجرانوالہ

حضرت علامہ مولانا محمد زاہد اقبال بسرا، صاحب سابق مدرس جامعہ اکبریہ اکبرآباد کوٹلی میانی شریف کاموکی، گوجرانوالہ

استاذ الحفاظ قاری اختر علی نقشبندی صاحب جامعہ اکبریہ اکبرآباد کوٹلی میانی شریف کاموکی، گوجرانوالہ

ماہر ادبیات حضرت علامہ محمد عمران ضیائی صاحب مرکز العلوم الاسلامیہ کراچی۔

حضرت علامہ مولانا اللہ دتہ صاحب سابق مدرس مرکز العلوم الاسلامیہ کراچی۔

حضرت علامہ مولانا محمد افضل قادری صاحب سابق مدرس مرکز العلوم الاسلامیہ کراچی۔

حضرت علامہ مولانا محمد ارشاد قادری صاحب مرکز العلوم الاسلامیہ کراچی۔

قاری محمد سلطان بیگ صاحب میاں جریال، سیالکوٹ

* * *

اظہار تشکر

میں صمیم قلب سے شکر گزار ہوں اپنے نہایت کرم فرما اور محسن دوست کا جس کو رب تعالیٰ نے شباب میں ہی بزرگی و دانائی مرحمت فرما رکھی ہے۔ جو ناچیز کے ہم عمر و ہم اسباق ہونے کے باوجود بچپن سے آج تک ایک کرم مشفق مربی اور اتالیق (استاد) کی طرح جملہ معاملات میں میری یوں رہنمائی کرتے رہے کہ میرے لیے تعلیم سے لے کر تدریس اور تصنیف وغیرہ تک کے معاملات سہل تر ہوتے گئے۔

میری مراد!

محبی فی اللہ و اخلاصی لہ حضرت علامہ مولانا پروفیسر صاحبزادہ ڈاکٹر سید غلام دستگیر گیلانی نقشبندی زید مجدہ الکریم

امیر تحریک فدایانِ ختم نبوت یو۔ کے
ڈائریکٹر اہالا ویلفیئر فاؤنڈیشن انٹرنیشنل یو۔ کے
پرنسپل الاجمل اسلامک اکیڈمی یو۔ کے
مہتمم محی الدین انٹرنیشنل گرلز کالج یو۔ کے

اور

محسن ملت حضرت علامہ مولانا مقصود احمد چشتی صاحب میں ہرپال سیالکوٹ
خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ پیر محمد خاں بمقام چھانگا مانگا شریف (قصور)
امیر تحریک فدایانِ ختم نبوت ضلع نارووال
سیکرٹری جنرل تحفظ ناموس رسالت ضلع نارووال

جنہوں نے تحصیل علوم دینیہ کے لئے مجھے جامعہ اکبریہ فیض العلوم کوٹلی میانی شریف (شیخوپورہ) داخل کروایا، پھر فراغت تک ہر طرح کے تعاون سے نوازتے رہے۔

اور

میرے وہ جملہ معاونین جنہوں نے اس کتاب کی تالیف میں کسی طرح کا بھی حصہ لیا۔ رب تعالیٰ سب کو دارین کی فوز و فلاح عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین۔

* * *

سبب تالیف

راقم الحروف کی تقریباً یہ عادت رہی ہے کہ جب بھی محبوب ﷺ پر درود سلام عرض کرتا خصوصاً سلام رضا "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" تو رب تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعا کرتا کہ مولا کریم جس طرح تو نے مجھے یہ توفیق بخشی کہ میں یہاں سے تیرے محبوب پر درود وسلام عرض کر رہا ہوں تو مجھے یہ بھی سعادت عطا فرما کہ میں گنبد خضراء کے سامنے بھی کھڑے ہو کر اپنے محبوب پہ درود وسلام عرض کر سکوں۔ پھر عمر بھر کی دعائیں رنگ لائیں تو ۲۰۱۳ ربیع الاول شریف میں رب تعالیٰ کے کرم اور محبوب کریم ﷺ کی نگاہ رحمت سے حرمین طیبین ((زادہما اللہ شرفاً)) کی حاضری نصیب ہوئی۔

یوں تو!

مدینہ طیبہ حاضر ہو کر خصوصاً مسجد نبوی میں خصوصاً روضۂ اقدس کی چاروں طرف درود وسلام عرض کرنے کا اپنا اپنا مزہ ہے مگر جان کائنات ﷺ کے قدمین، ریاض الجنۃ اور مواجہ شریف کی طرف درود وسلام عرض کرنے کا لطف و سرور بیان سے باہر ہے۔

فقیر کا یہ معمول تھا کہ ان مذکورہ بالا مقامات میں اکثر اوقات امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے کلام (وصل اول رنگ علمی)۔

شکر خدا کہ آج گھڑی اس سفر کی ہے
جس پر نثار جان فلاح و ظفر کی ہے

اور (وصل دوم رنگ عشقی)

کیسی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے

اور (قصیدہ درودیہ)

کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

اور (صحیفہ ازل قصیدہ سلامیہ)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

پڑھا کرتا۔ تو بلا ساختہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت شاہ امام احمد رضا خاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے بھی دل سے دعائیں نکلا کرتیں کہ جنہوں نے ہم جیسوں کو ایسا حسن طلب سکھایا۔

یوں تو آپ کا سارا دیوان ''حدائق بخشش'' اس لائق ہے کہ اس کے ہر ہر شعر کی انفرادی طور پر تعریف کی جائے، لیکن قصیدہ سلامیہ تو وہ اعلیٰ کلام ہے کہ اگر اس کی تعریف جنت کے سونے کے پانی کے ساتھ لکھی جائے تو شائد پھر بھی حق ادا نہ ہو۔

کیونکہ آپ نے اپنے اس کلام بنام ''سلام رضا'' میں دین محمدی کے عقائد و نظریات کو انداز میں کچھ اس خوبصورتی سے بیان کیا کہ اگر اس کو مدارس اہل اسلام میں بطور نصاب کے پڑھایا جائے تو بجا ہوگا۔

آپ نے کمال قادر الکلامی کے ساتھ کائنات جاں ﷺ کے حسن و جمال کو اس انداز سے نظم کیا کہ فصاحت، بلاغت، ملاحت، روانی، ابحار، قوافی اور صنعات کلام کی حدود میں رہ کر قرآنی آیات، احادیث نبوی ﷺ اور

اقوالِ صحابہ وغیرہ بعض عظیم کے الفاظ و مفاہیم کی روشنی کو یوں کر کے سمیٹا کہ اللہ تعالیٰ قدر رشک کرنے لگے۔ یوں تو آپ نے اپنے اس کلام میں کئی موضوعات کو جمع فرمایا؛ مثلاً:

عظمتِ مصطفیٰ ﷺ، آپ کی سیادتِ تامہ، رسالت و نبوت، شفاعت، قدرت، عزت و مکانت، طاقت و جامعیت، اولیت و آخریت، اختیار، علمِ غیب، معراج و میلاد، ختمِ نبوت، نورانیت، عدمِ سایہ، معجزات، کمالات اور آپ کے خاندان اہلبیت، صحابہ و تابعین، ائمہ شریعت و طریقت کی عظمت وغیرہ، مگر جو آپ نے اپنے محبوب کے حسن و کمال کی مدح سرائی کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔

جہاں آپ مطلقاً محبوب علیہ السلام کے سراپا کا حسن و جمال بیان کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ اعضائے مقدسہ میں سے ہر عضوِ نورانی کا حسن اور اس سے صادر ہونے والے معجزات و کمالات کو بھی منظوم کرتے ہوئے اس پہ درود و سلام عرض کرتے ہیں اور کمال یہ ہے کہ اس کلام کا ردیف (ہر شعر کے آخر میں بار بار آنے والا لفظ) فقط ردیف ہی نہیں بلکہ آقا نے کائنات پر باقاعدہ طور پر لاکھوں سلام کا نذرانہ بھی ہے۔ بندہ جب یہ کلام پڑھتا ہے تو باعثِ تخلیقِ کائنات ﷺ کا سراپائے اقدس نگاہِ تصورات کے آئینے میں نقش ہو جاتا ہے۔

فقیر حقیر سرکار علیہ السلام کی بارگاہ میں یہ سلام عرض کرتا تو بار بار خیال آتا کہ کیوں نہ ہو کہ کلامِ رضا (اشعار) کی صورت میں سراپائے اقدس پہ کچھ لکھا جائے، ساتھ میں محبوب علیہ السلام کی بارگاہ بے کس پناہ میں یہ استغاثہ بھی عرض کرتا کہ حضور کرم فرمائیں کہ آپ کا یہ غلام یہ کام سر انجام دے سکے۔ بس پھر کیا تھا کہ

منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین ہے
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

واپسی پر اس پر کام شروع کیا تو بحمدللہ!

آپ عزوجل کے کرم سے الفاظ کا یہ مجموعہ بنام "سراپائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم از کلام رضا" ترتیب پایا جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔

دعا ہے کہ رب تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کے تصدق سے اس ادنیٰ کی سعی کو قبول فرما کر میرے والدین، مرشد کامل، تمام اساتذہ اور میرے لئے ذریعہ نجات بنائے اور اسے قبولیت عامہ کی سند سے سرفراز فرمائے۔ آمین بجاہِ النبی الامین۔

فیصؔ

تقدیم

یوں تو اس کتاب میں حسن مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں ہی عرض کیا جاتا ہے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے لیکن التزام چونکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے کیا گیا ہے، اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کچھ صاحب کلام کے تعارف اور اسلوب تحریر کے متعلق بھی بیان کیا جائے تا کہ ہمارے قارئین کے لئے آسانی اور ذوقِ مطالعہ میں مزید لذت کا سامان ہو سکے۔

الف: اعلیٰ حضرت کا اجمالی تعارف:

ولادت باسعادت	۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ ۱۴ جون ۱۸۵۶ء
جائے ولادت	بریلی شہر، یوپی بھارت
والد کا نام	مولانا مفتی نقی علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ
دادا کا نام	مولانا مفتی رضا علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ
ختم قرآن	۱۰۶۰ء
کسبی علوم	۲۱
وہبی علوم	۹۴ (کل ۲۱۵)
پہلی تقریر	۱۸۶۱ء
پہلی عربی تصنیف	۱۸۶۸ء
دستار فضیلت	۱۸۶۹ء
آغاز فتویٰ نویسی	۱۸۶۹ء
آغاز درس و تدریس	۱۸۶۹ء

ازدواجی زندگی	۱۸۷۳ء
بیعت و خلافت	۱۸۷۷ء
پہلی اردو تصنیف	۱۸۷۷ء
پہلا حج و زیارت حرمین	۱۸۷۸ء
پہلی فارسی تصنیف	۱۸۷۳ء
تاسیس دارالعلوم منظر اسلام بریلی	۱۹۰۳ء
دوسرا حج و زیارت حرمین	۱۹۰۵
قرآن مجید کا اردو ترجمہ بنام "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن"	۱۹۱۳ء
کل تصنیفات	تقریباً ۱۰۰۰
وصال اقدس	۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء

(زبدہ مع اضافہ یسیر از انوار رضا ص ۴۶ تا ۵۰)

ص: صاحبزادہ سید خورشید گیلانی نے بجا طور پر فرمایا کہ:

"دراصل فاضل بریلوی کی شخصیت ایک ہشت پہلو ہیرے جیسی ہے جس طرح اسے سورج کی روشنی کے رخ پر رکھا جائے تو ہر کونے سے ایک نیا رنگ نظر آتا ہے۔ کسی سمت سے سنہرا، کسی جانب سے نیلا، کسی طرف سے سبز، کسی زاویے سے نارنجی اور کسی گوشے سے آسمانی رنگ جھلکتا ہے۔"

اعلیٰ حضرت کو بھی آفتاب علم کی روشنی میں دیکھا جائے تو ان کی شخصیت کے کئی رنگ اپنے اندر دل و نگاہ کی جاذبیت کا سامان لئے ہوئے ہیں۔

م: ہم نے آج کے دور کے ایسے نامور اہل دانش و صاحب علم دیکھے

ہیں جنھوں نے چشمہ علم و دانش سے بمشکل دو گھونٹ بھرے اور انکی ابکائیاں شروع ہو گئیں، جی متلانے لگا اور پیٹ میں قراقر اٹھنے لگے، کوئی تجدد کے خبط میں مبتلا ہو گیا، کسی نے اعتزال کی راہ اپنالی، کچھ نے دین کی نئے سرے سے تہذیب و تشکیل کا فریضہ سنبھال لیا، بعض پورے الحاد و کفر کو گلے لگانے پر تل گئے۔ کئی ایسے بھی ہوئے کہ ہلدی کی گانٹھ لے کر پنساری بن بیٹھے، اور وہ بھی ہیں جنھیں اپنی مٹی پر چلنے کا سلیقہ نہ آیا، وہ سنگ مرمر پر چلنے لگے، جس کے نتیجے میں قدم قدم پر پھسلنے لگے۔

ع

شیخ میخانے میں آئے تو مسلمان آیا
کافر میخانے سے نکلے تو مسلمان نکلے

مگر

فاضل بریلوی پورا میخانہ علم و دانش نوش کر کے بھی لمحے بھر کو بھی نہیں لڑکھڑائے، اور اپنی جڑوں پہ قائم رہے۔

ع

کوئی تصویر نہ ابھری تیری تصویر کے بعد
ذہن خالی ہی رہا کاسۂ سائل کی طرح

۲: فاضل بریلوی کو مبداء فیاض نے علم و فن الرحمٰن کے حساب سے دیا تو ذوق و عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم سمندروں کی مقدار میں بخشا، جب وہ مسند افتاء پر ہوں تو بالغ نظر مفتی، حدیث پہ حاوی ہوں تو عظیم محدث، فقہی مسائل پہ بات کر رہے ہوں تو فقیہ اعظم اور فن میراث زیر غور ہو تو ماہر المیراث دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی قامت پہ ہر قبا خوب سجتی ہے۔ مگر

جب وہ کوچہ نبی میں ہوں تو ان کی شان گدائی پہ دارا و سکندر کو رشک آنے لگتا ہے، جب وہ وقف ذکر رسول ﷺ ہوں تو وجدان درود پڑھنے لگتا ہے، جب ان کے ہاتھ میں نعت کا کشکول ہوتا ہے تو سلاطین بھیک مانگنے کو قطار اندر قطار دکھائی دیتے ہیں، جب ان کے لبوں پہ نام مصطفی ﷺ آتا ہے تو شہد کی بارش ہونے لگتی ہے، جب ان کا موضوع سخن حضور ﷺ کا نقشہ فیض ہوتا ہے تو ساغر چھلک چھلک جاتا ہے، جب یاد حبیب کا چاند ان کے دل کے آنگن میں اترتا ہے تو شب ہجراں چمک چمک جاتی ہے اور جب وہ اپنی شاعری میں حسن سرکار ﷺ کا مضمون باندھتے ہیں تو تخیل چمک چمک جاتا ہے۔

عرش سے مژدہ بلقیس شفاعت لایا
طائر سدرہ نشیں، مرغ سلیمان عرب

(انوار رضا؛ غیر یسر صفحہ ۱۸۵ تا ۱۸۹)

فطرت کا یہ تقاضا ہے کہ انسان کو جب کوئی چیز بھاتی اور پیاری لگتی ہے تو وہ اس کی تعریف کرتا ہے، اور اگر اس سے لگاؤ زیادہ ہو جائے تو محبوب کا ذکر ورد زبان عاشق رہتا عادت ثانیہ بن جاتی ہے۔ بایں وجہ ہی کہا جاتا ہے کہ مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا فَاَكْثَرَ ذِكْرَهٗ کہ جو کوئی کسی چیز سے محبت کرتا ہے وہ اکثر اس کا ذکر کرتا رہتا ہے۔

پھر وہ ذکر اور تعریف عموماً دو طرح سے کی جاتی ہے۔

(۱) بصورت نثر (۲) بصورت نظم

ثانی الذکر زیادہ رائج اور پر اثر و پرکشش تصور کی جاتی ہے۔

اس لحاظ سے آپ کائنات کے شعراء کا مطالعہ کریں تو آپ پہ بات بخوبی عیاں ہو گی کہ جب وہ اپنے دنیاوی محبوب کی تعریف میں ارض و سما کے قلابے ملاتے ہیں تو ان کی فکر و خیال کی انتہا چاند، سورج اور پھول وغیرہ پہ ہو جاتی ہے۔ یعنی محبوب کے حسن کو بیان کرتے وقت آخری حد یہ کہی جاتی ہے کہ میرا محبوب تو ”چاند جیسا ہے“ یا پھر ”سورج جیسا ہے“ یا ”پھول جیسا ہے۔“

مگر بریلی کا امام، عشق کا مفتی جانتا ہے کہ یہ چاند، سورج، ستارے، پھول، ہیرے، جواہرات اور دنیا و مافیہا کا وجود اور رنگ و بو تو محمد نور مصطفیٰ ﷺ سے وجود میں آیا اور آپ ہی کے لئے پیدا کیا گیا، یہ سب تو آپ کے حسن کے خیرات جو ہیں۔

فرماتے ہیں:

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

مزید کہتے ہیں:

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ یہ دنیا کیا! جنت تک کی یہ حیثیت ہے۔

ع

اجالا کر ان کے رخ کا صدقہ وہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے
وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے

بنا جو تلووں کا ان کے دھوون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنہوں نے دولہا کی پائی اترن وہ پھول گلزار نور کے تھے

جہاں حسن محبوب کو پھول سے تشبیہ دینے کا تعلق ہے تو دیکھئے اعلیٰ حضرت کے حسن تخیل کی جھلک فرماتے ہیں:

کیا ٹھیک ہو رخ نبوی پہ مثال گل
پامال جلوہ کف پا ہے جمال گل

پھر کہا:

نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو نہ کبھی ہوا
کہو اس کو گل کہے کیا کوئی کہ گلوں کے ڈھیر کہاں نہیں

بلکہ آپ کی نگاہ میں پھول کی اتنی بھی زینت و حیثیت نہیں جتنی کہ دشت طیبہ کے خار کی۔

ملاحظہ ہو:

ع

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشت طیبہ کے خار پھرتے ہیں

کسی موقع پر آپ نے چمن پر آئے ہوئے پھول کو دیکھا تو حیران ہو کر پوچھتے ہیں۔

ع

کیا غازہ ملا گرد طیبہ کا جو ہے آج
نکھرے ہوئے جوبن پہ قیامت کی پھبن پھول

فرماتے ہیں انہیں پھول سے تشبیہ نہ دو بلکہ یوں کہو:

ع

سرتا بقدم ہے تنِ سلطانِ زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

اور جہاں پر دیگر لوگ اپنے محبوب کو سورج سے تشبیہ دیتے ہیں تو آپ وہاں اپنے محبوب کے بارے یوں گویا ہوتے ہیں:

آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں جانیں سیراب
سچے سورج وہ دل آرا ہے اجالا تیرا

فرماتے ہیں کہ آسمان کے سورج میں تو پانی کی نمی تک نہیں اور ہمارے محبوب نے اپنے ہاتھ مبارک سے پانی کے پانچ چشمے جاری کر دیے:

پنجہ مہر عرب ہے جس سے دریا بہہ گئے
چشمۂ خورشید میں تو نام کو بھی نم نہیں

دنیا کے اکثر لوگ اپنے محبوب کو چاند سے تشبیہ دیتے ہیں۔ مگر اعلیٰ حضرت کا حسن تصور بلکہ تصور حقیقت ملاحظہ کیجئے:

قالب تہی کئے ہمہ آغوش ہے ہلال
اے شہ سوار طیبہ میں تیری رکاب ہوں

جبکہ فرمایا کہ تم کو چاند میں جو داغ نظر آتا ہے یہ کوئی اور چیز نہیں بلکہ میرے محبوب کے عشق کا داغ ہے:

ان کے جلال کا اثر دِل سے لگائے ہے قمر
جو کہ ہو لوٹ زخم پر داغ جگر دکھائے کیوں

بلکہ آپ تو چاند کو محبوب ﷺ کے پاؤں مبارک کے انگوٹھے کے ناخن مبارک سے بھی تشبیہ دینا گوارا نہیں کرتے۔ فرماتے ہیں:

دل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخن پا کا
اتنا بھی مہ نو پہ نہ اے چرخ کہن پھول

یعنی شمس و قمر کے حسن کو دیکھ کر تعجب فرماتے ہیں:

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

عام دنیاوی عشاق اور شعراء اکثر طور پر اپنے محبوب کے دانتوں کو جواہرات سے تشبیہ دیتے ہیں اور ان کے لبوں کو یمن کے لال سے، زلفوں کو ختن کی خوشبو سے اور چہرے کو پھول سے۔ مگر آپ فرماتے ہیں کہ یہ سب چیزیں تو خود ہمارے محبوب کے ان اعضائے مقدسہ کے شیدائی ہیں۔

دنداں و لب و زلف و رخ شاہ کے فدائی
ہیں درّ عدن لعل یمن مشک ختن پھول

ص ۱ محبوب کی حسن و ادا کی تعریف کرنے کے لئے اکثر و بیشتر مبالغے سے کام لیا جاتا ہے جو تقریباً مبنی بر کذب و خلاف واقع اور خلاف شرع ہوتا ہے۔ ایک زمانے سے یہ تصور چلا آرہا تھا کہ یہ بات ناممکنات سے ہے کہ صنعت تغزل (حسن و ادا پر مشتمل اشعار) نعت میں جاری ہو سکے یعنی شرع و تغزل کا اجتماع محال جانا جاتا تھا، لیکن اعلیٰ حضرت دنیائے شعر و ادب کے لوگوں کو دعوت فکر دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

ع

جو کہے شعر و پاس شرع دونوں کا حسن کیونکر آئے
لا اسے پیش جلوۂ زمزمۂ رضا کہ یوں

الف: اصناف ادب میں نعت سے زیادہ لطیف و نازک اور مشکل کوئی صنف نہیں اور اس سے پوری طرح عہدہ برآ ہونا ناممکن بھی ہے۔ اس لئے کہ رب تعالیٰ خود اپنے محبوب کا ثناخواں ہیں:

اے رضا خود صاحب قرآن ہے مداح حضور
تجھ سے پھر ممکن ہے کب مدحت رسول اللہ کی

اس پر خطر وادی میں بڑے ہوش و حواس اور حزم و احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے۔ نعت گوئی کی نزاکت کو بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت ایک مقام پر یوں فرماتے ہیں کہ:

> ”حقیقتاً نعت شریف لکھنا نہایت مشکل کام ہے، جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔ اگر بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔ البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے، جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ غرض ایک جانب اصلاً حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت پابندی ہے۔“
>
> (ملفوظات شریف)

فرماتے ہیں:

کچھ نعت کے طبقے کا عالم ہی نرالہ ہے
سکتہ میں پڑی ہے عقل چکر میں گماں آیا

اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیائے نعت میں کامیابی کے لئے جن عناصر کی ضرورت ہوتی ہے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ قرآن و حدیث کا دقیق نگاہ سے مطالعہ۔

ز۔ تاریخ اسلام پیش نظر ہو۔

س۔ کسی ماہر فن کی خدمات۔

ش۔ سیرت نبوی پر جتنا بھی مطالعہ ہو کم ہے۔

ص۔ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق۔

ض۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کو بارگاہ ایزدی سے عشق رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت بھی میسر ہو۔

اور رب تعالیٰ کی توفیق سے اعلیٰ حضرت کے ہاں مذکورہ چیزیں وافر مقدار میں پائی جاتی ہیں۔ (ہاں مگر نمبر ۱۳ اس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔ فیضی)

غ: اعلیٰ حضرت کے نعتیہ دیوان کی فوقیت و بلند پروازی اور قبولیت عامہ دیکھ کر روح و دل پر فطرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے عظیم شاہکار کو وجود میں لانے کے لئے اعلیٰ حضرت کو کن اساتذہ و ادب و فن کی خدمات میسر آئیں کہ آپ کا دیوان صحیح معنوں میں کلام الامام امام الکلام (امام کا کلام بھی کلاموں کا امام ہوا کرتا ہے) کا مصداق ٹھہرا؟

آپ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے خود فرماتے ہیں کہ:

ع

ہوں اپنے کلام سے نہایت محظوظ
بیجا سے ہے المنۃ للّٰہ محفوظ
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی
یعنی رہے آداب شریعت ملحوظ

الف: آخر میں راقم الحروف اسلوب تحریر کے بارے عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہے۔ شروع میں میرا خیال تھا کہ محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا

سراپائے اقدس فقط کلام اعلیٰ حضرت سے بصورت اشعار ہی تحریر کیا جائے مگر یہ بات زیادہ مناسب معلوم ہوئی کہ سراپائے اقدس جو احادیث و اقوال صحابہ میں وارد ہوا جا بجا ان کو بھی ذکر کر دیا جائے تاکہ قارئین کے ذوقِ مطالعہ میں مزید لذت کا سامان ہو سکے اور ان کے دل و دماغ میں سراپائے محبوب نقش ہو سکے۔ اس میں کوشش کی گئی ہے کہ زیادہ تر تفصیلات اعلیٰ حضرت کا ہی سہارا لیا جائے لیکن کہیں کہیں اور کتب سے بھی استفادہ کیا جائے گا۔

ل: قارئین کی آسانی کے لئے یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ اعلیٰ حضرت کے اشعار میں جو مشکل الفاظ استعمال ہوئے ہوں ان کے معانی بھی لکھ دیئے جائیں تاکہ سمجھنے میں آسانی پیدا ہو سکے۔ اس کے لئے میں نے علامہ مفتی محمد خان صاحب احمد نعیمی کی شرح حدائق بخشش مسمّٰی بہ ''نوبہار نو اجالا'' اور مولانا صوفی اول قادری صاحب کی شرح ''[illegible] رضا'' اور حضرت علامہ مولانا مفتی غلام حسن قادری صاحب کی شرح ''شرح کلام رضا'' سے استفادہ کیا۔

* * *

حسن و جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ بات مسلمات سے ہے کہ جس طرح ہمارے نبی ﷺ کو رب تعالیٰ نے ہر ہر وصف بے مثل عطا فرمایا حسن و جمال بھی ایسا دیا جو کائنات میں کسی کو میسر نہ آیا۔ اس حوالے سے چند ایک معروضات عرض کیے جاتے ہیں جو حوالے مذکور کو بدرجہ اتم ظاہر کر دیں گے۔

۱۔ قرآن مجید نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس واقعہ کو نویں پارے سورہ اعراف کی آیت نمبر ۱۴۳ میں ذکر فرمایا کہ:

رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى
الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ
لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًاۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ
سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۝

ترجمہ کنز الایمان:

"عرض کی اے میرے رب مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ گرا بے ہوش پھر جب ہوش ہوا بولا پاکی ہے تجھے میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔"

مفسر شہیر حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

"موسیٰ علیہ السلام کو جب نور الٰہی کا جلوہ کرایا جانا تھا تو" رب تعالیٰ نے سات سات کوس (ایک کوس دو میل کے لگ بھگ، فیروز اللغات، راقم) اردگرد سے کیڑے، مکوڑے نکال دیے حتیٰ کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہنے والے فرشتے بھی۔"

(تفسیر مظہری ج ۳ ص ۱۴۳، مکتبہ اسلامیہ لاہور)

پھر وہ نور اللہ کی تجلی کتنی تھی؟ تفسیر جلالین میں ہے:

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ اَیْ ظَهَرَ مِنْ نُوْرِهٖ قَدْرَ نِصْفِ اَنْمُلَةِ الْخِنْصَرِ

ترجمہ: "پھر جب اس کے رب نے اپنا نور چمکایا یعنی اس کا نور (انسانی ہاتھ) کی چھوٹی انگلی کے آدھے پورے کے برابر ظاہر ہوا۔"

تفسیر صاوی میں ہے:

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَدْرَ سَمِّ الْخِیَاطِ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَدْرَ الدِّرْهَمِ

"یعنی ایک روایت میں ہے کہ وہ نور کی تجلی سوئی کے سوراخ کے برابر تھی"

اور دوسری روایت میں ہے کہ "درہم کے برابر تھی"۔

(ج ۲ ص ۲۰۸)

اس نور کی تجلی کے مشاہدہ کے بعد موسیٰ علیہ السلام کے جلال و جمال کی کیفیت کیا تھی؟ یہ بات بھی نہایت توجہ طلب ہے۔ علامہ صاوی رقمطراز ہیں:

فَكَانَ بَعْدَ مَا رَجَعَ مِنَ الْمُنَاجَاةِ لَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدٌ اَنْ یَنْظُرَ اِلَیْهِ لِمَا غَشِیَ وَجْهَهٗ مِنَ النُّوْرِ، وَلَمْ یَزَلْ عَلٰی

وَجْهِهٖ بُرْقُعٌ حَتّٰى مَاتَ

ترجمہ: ''جب موسیٰ علیہ السلام رب تعالیٰ سے اس ہم کلامی (اور مشاہدہ تجلی نور) کے بعد واپس لوٹے تو آپ کے چہرے پر اس نور کے اثرات جمال و جلال کی وجہ سے کسی میں طاقت نہ تھی کہ آپ کی طرف دیکھ سکے۔ یہی وجہ وصال مبارک تک آپ کے چہرے پر نقاب رہا۔'' (ج۳، ص۴۰۸)

بلکہ روح المعانی میں تو یہ الفاظ بھی ہیں کہ:

مَكَثَ مُوْسٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ اَحَدٌ اِلَّا مَاتَ مِنْ نُوْرِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

''یعنی چالیس (۴۰) راتوں تک آپ کی یہ کیفیت رہی کہ آپ کو جو بھی دیکھ لیتا اس کی موت واقع ہو جاتی۔''
(ج۵، ص۸۹)

اعلیٰ حضرت کہتے ہیں:

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

تبارک اللہ شانہ تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
وہاں تو وہ جوش لن ترانی، یہاں تقاضے وصال کے تھے

قارئین!

مقام غور ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے خدا کو نہیں بلکہ اس کے نور کی تجلی کو دیکھا، وہ بھی درہم کی مقدار یا پھر چھوٹی انگلی کے آدھے پورے کے برابر یہ تجلی سوئی کے سوراخ کے برابر تو حالت یہ ہے کہ جو بھی دیکھ لے جان چلی جائے یا پھر جل جائے، پھر عمر بھر

چہرے پر سے بھی پردہ تو ان نگاہ نازنین پہ جہاں عالم نہ تھا وہ جنہوں نے فقط نور نہیں اٹھا اپنے رب کو ہی بے پردہ آنکھ باندھ کر (جیسا کہ رب نے چاہا) دیکھا۔

قرآن کہتا ہے:

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی

ترجمہ: ”کنزالایمان: آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔“ (پ ۲۷، سورہ نجم آیت ۱۷)

یقیناً اگر موسیٰ کا دیدار ان کے مقام مذکورہ کے بعد انسان کے بس کی بات نہیں تو اگر ہمارے محبوب ﷺ بے حجاب کا جنت کا دیدار کرا دیں تو کائنات کی آنکھ میں کہاں اتنی طاقت کہ اک جھلک بھی دیکھ سکے۔ اسی لئے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

لَوْ بَدَءَ لِلْخَلْقِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ ذَرَّةٌ لَمْ يَبْقَ لَهَا مِنْ دُوْنِ الْعَرْشِ.

”اگر کائنات والوں کے لئے محبوب علیہ السلام کے حسن و جمال سے بے پردہ ایک ذرہ برابر بھی ظاہر ہو جائے تو سوائے عرش کے کوئی چیز نہ قائم رہ سکے۔“ (نبراس ص ۴۴۳)

ع

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

(۲) کسی موقع پر شاہِ حسن ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ اے جبرئیل تو نے سب نبیوں کو دیکھا اور یہ تو بتا کوئی ہم جیسا بھی نظر آیا؟ جبرائیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے:

قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ اَرَ رَجُلًا اَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ

یعنی میں نے زمین کے مشارق و مغارب کو پلٹ پلٹ کر دیکھا مگر محمد ﷺ سے افضل اور زیادہ حسین نظر نہ آیا۔"

(المعجم الاوسط للطبرانی ج ۶، ص ۵۵، فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل، ص ۲۳۰)

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ قِوَامًا واحسن الناس وجها واطيب الناس ريحا والين الناس كفا وكانت له جمة الى شحمة اذنيه يضرب بها على عارضيه

رسول اللہ ﷺ کے جسم پاک کی بناوٹ تمام جہاں سے بہتر، چہرہ تمام عالم سے خوب تر، مہک سارے زمانے میں خوشبوتر، ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم تر، بال کانوں کی لو تک (پھر اپنے رخساروں پر اشارہ کر کے بتایا کہ) ریش مبارک یہاں سے یہاں تک بھری ہوئی تھی۔ اس کو ابن عساکر نے روایت کیا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۴۳۳، لمعۃ الضحیٰ)

۴) دربار رسالت کے نعت گو شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِىْ
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

”یارسول اللہ ﷺ! آپ سے زیادہ حسین و جمیل میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا۔ کیونکہ آپ سے زیادہ صاحب جمال کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔“

خُلِقْتَ مُبَرَّءًا مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

(دیوان حسان بن ثابت ؓ)

”آپ ہر عیب سے پاک پیدا کیے گئے، گویا آپ ایسے پیدا کیے گئے جیسا آپ نے چاہا۔“

حسان الہند اعلیٰ حضرت کہتے ہیں:

لم یات نظیرک فی نظر مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سوہے تجھ کو شہ دوسرا جانا
ترے خلق کو حق نے عظیم کہا تری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالق حسن و ادا کی قسم

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام

وصف جس کا ہے آئینہ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہر فرد عزت پہ لاکھوں سلام

خامۂ قدرت کا حسن دست کاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
وہ ملیح دِل آرا ہمارا نبی

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جان جاں میں جان تجلی کہوں تجھے

گل زار قدس کا گل رنگیں ادا کہوں
درمان درد بلبل شیدا کہوں تجھے

جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا
ایسے پیارے سے محبت کیجئے

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

مشکل الفاظ کے معنی:

لم یات: نہیں آیا۔ نظیرک: آپ جیسا۔ فی: میں۔ نظیر: نظر۔ مثل: مانند۔ شد: تھا، ہوا۔ راج: حکومت۔ تاج: شاہی ٹوپی۔ تورے: تیرے۔ سر سوہے: زیب دے۔ سدرہ: بیری کا درخت۔ مقام جبریل۔ تلالے: پشت۔ چھان: تلاش۔ خلق: عادت۔ خلق: پیدائش۔ خامہ: لکھنے کا قلم۔ ملیح: نمکین۔ دل آرام: دل کو لبھانے والا۔ تابشیں: جلوے۔ گلزار قدس: جنت۔ رنگیں: خوبصورت۔ درمان: علاج۔ ثبت: لگایا ہوا۔ حق نما: حق دکھانے والا۔ ساز: بنانے والا۔ طلعت: صورت۔ سہیم: بے مثال۔ قسیم: شریک۔ عدیل: ہم مرتبہ۔ جوہر فرد: بیش قیمت۔ ہر چیز کی اصل۔

* * *

زلف عنبریں

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ کے مبارک بالوں کا حسن ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَ الشَّعْرِ

"آپ کے بال مبارک نہایت ہی حسین اور خوبصورت تھے۔" ([illegible] ص ۱۳۲)

حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ آپ کی مبارک زلفوں کی سیاہی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيْدَ سَوَادِ الشَّعْرِ۔ (ایضاً ص ۱۳۳)

حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے محبوب علیہ السلام کی زلف مبارک کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیسی تھیں؟ تو آپ نے فرمایا:

لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ

یعنی نہ تو پیچدار اور نہ ہی سیدھی اکڑی ہوئی تھیں۔

(شمائل ترمذی ص ۳۸، مطبوعہ بیروت)

خلاصہ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک نہ گھونگھردار تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ ان دونوں کیفیتوں کے درمیان تھے۔ آپ کے مقدس بال پہلے کانوں کی لو تک پھر شانوں تک خوبصورت گیسو لٹکتے رہتے تھے۔

(سیرت مصطفیٰ جان رحمت ماخوذ از تصنیفات اعلیٰ حضرت ج ۲ ص [illegible])

اعلیٰ حضرت کہتے ہیں:

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکۂ ابر رافت پہ لاکھوں سلام
لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

شب طیبہ و شاداب ہے رخ روشن بانا
گیسو دو شب قدر و برات مومن

مژگان کی صفیں چار ہیں دو ابرو ہیں
والفجر کے پہلو میں لَیَالٍ عَشرٍ

لالہ زار دل پر داغ ہوا سنبل زار
عکس افگن ہوا یہ گیسوئے پیچاں کس کا

یاد گیسو ذکر حق ہے آہ کر
دل میں پیدا لام ہو جائے گا

حلقۂ زلف سے رخ چہرے سے بالوں میں شعاع
معجزہ ہے حلب زلف و تتار عارض

ہے کلام الٰہی میں شمس و ضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم

کوچۂ گیسوئے جاناں سے چلی ٹھنڈی نسیم
بال و پر افشاں ہوں یا رب بلبلاں سوختہ

صبح وطن پہ شام غریباں کو دوں شرف
بیکس نواز گیسوں والا کہوں تجھے

بزم ثنائے زلف میں میری عروس فکر کو
ساری بہار ہشت خلد چھوٹا سا عطر دان ہے
گیسو و قد لام الف کردو بلا منصرف
لا کے تہ تیغ لا تم پہ کروڑوں درود

واضح رہے کہ ہے حسان الہند اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھارہ (۱۸) اشعار پر مشتمل مکمل ایک کلام لکھا جو گیسوئے آقا کا خاصہ ہے۔ اس کلام کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو
حور بڑھ کر شکن ناز پہ وارے گیسو
ہم سیہ کاروں پہ یارب تپش محشر میں
سایہ افگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو
آخر حج غم امت میں پریشاں ہو کر
تیرہ بختوں کی شفاعت کو سدھارے گیسو
گوش تک سنتے تھے فریاد اب آئے تا دوش
کہ بنیں بدوشوں کو سہارے گیسو
کعبہ جان کو ہنسایا ہے غلاف مشکیں
اڑ کے آئے ہیں جو ابرو پہ تمہارے گیسو
دیکھو قرآں میں شب قدر ہے تا مطلع
یعنی نزدیک ہیں عارض کے وہ پیارے گیسو
مژدہ ہو قبلہ سے گھنگھور گھٹائیں امڈیں
ابروؤں پہ وہ جھکے جھوم کے بارے گیسو

تیل کی بوند ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا
صبح عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

مشکل الفاظ کے معانی:

کرم: سخاوت۔ گھٹا: سیاہ بادل۔ گیسو: بال۔ مشک: کستوری۔ سما: شکل۔ لکہ: بادل کا ٹکڑا۔ ابر: بادل۔ رحمت: مہربانی۔ لیلۃ القدر: رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ایک رات۔ مطلع الفجر: صبح صادق طلوع ہونے تک۔ مانگ: سر کے بالوں میں درمیانی گلی۔ استقامت: سیدھے ہونے پہ۔ لالہ: خشخاس کا سرخ پھول۔ زار: کھیت۔ سنبل زار: نکھار ہوا۔ عکس: سایہ۔ افگن: ڈالنے والا۔ دیواں: تھکا۔ مشکبو: مشک کی خوشبو والا۔ سمت: طرف۔ شعاع: روشنی۔ شب زلف: سیاہ گھنگھریالے بال۔ تتار: ترکستان۔ عارض: رخسار۔ شاداب: سرسبز۔ مژگاں: پلک۔ ابرو: بھویں۔ والفجر: صبح صادق۔ لیال عشر: دس راتیں۔ کلام الٰہی: قرآن پاک۔ شمس: سورۃ والشمس۔ والضحیٰ: سورۃ والضحیٰ۔ قرا: پڑھنے والا۔ شب تار: اندھیری رات۔ دوپٹا: کپڑا اوڑھنے والا۔ کوچہ: گلی۔ جاناں: محبوب۔ نسیم: خوشبودار ہوا۔ بال: پرندے کے بازو۔ افشاں: جھاڑنے والا۔ سوخت: جلا ہوا۔ غریباں: مسافروں کی شام مایوسی میں۔ شرف: اونچا مرتبہ۔ بیکس نواز: غریبوں کو نوازنے والا۔ بزم: محفل۔ ثناء: تعریف۔ [illegible]: کان۔ چشم: آنکھ۔ عطردان: خوشبوئیں رکھنے کا ڈبہ۔ منصرف: واپس کرنا۔ تہ: نیچے۔ تیغ: تلوار۔ سنبل: ایک قسم کی گھاس۔ سنوارے: درست کرنا۔ شکن: بل۔ تپش: گرمی۔ افگن: سایہ ڈالنے والا۔ گوش: کان۔ فریاد: دہائی۔ تادوش: کندھوں تک۔ تیرہ بختوں: بدنصیبوں: بے گھروں: بے گھر۔ غلاف مشکیں: مشک کی خوشبو میں بسا ہوا غلاف۔ [illegible]: بھٹکنا۔ مژدہ: خوشخبری۔ گھنگھور گھٹائیں: نہایت گہرے کالے بادل۔ امڈ آنا: گھر آنا۔ وارے: قربان۔

سرِ انور

جانِ حسن و جمال ﷺ کے سر انور کے متعلق اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضخم الهامة عظیم اللحية

رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک بزرگ اور ریش مطہر بڑی تھی۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۳۳ [illegible])

سر کی بزرگی، وفور عقل اور جودت فکر کی اس بناء پر دلیل ہے کہ سر جوہر دماغ کا حامل ہوتا ہے۔ یہاں پر سر کو عظیم کہنے سے کوتاہی اور چھوٹائی کی نفی کرنا مقصود ہے ورنہ آپ کے تمام اعضاء و جوارح میں توازن و اعتدال کی رعایت کی گئی ہے۔ (سیرت مصطفیٰ جان رحمت حصہ دوم ص ۲۸۳)

سرو ناز قدم مغز راز حکم
یکہ تاز فضیلت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سر سروراں خم رہیں
اس سر تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

کیا بنا نام خدا اسراء کا دولہا نور کا
سر پہ سہرا نور کا بر میں شہانہ نور کا

مشکل الفاظ کے معنی:

سرو: صنوبر۔ محبوب کا قد۔ ناز: غرور۔ قدم: کلام میں سبقت کرنے والا۔ منہ: دہان۔ حکم: حکمت کی جمع۔ یکے: بے مثل۔ اسرا: شب معراج۔ سہرا: پھولوں کی لڑیاں جو شادی کے دن دولہا کے سر پہ باندھتے ہیں (تا کہ نظر نہ لگے) تن: جسم۔ شیدا: شائق ہوا۔

* * *

پیشانی مبارک

محبوب علیہ السلام کی جبین سعادت و مبارک کے بارے اعلیٰ حضرت نغمہ طراز ہیں:

ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كان رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فخما مفخما يتلألأ وجهه تلألؤ القمر ليلة البدر ازهر اللون واسع الجبين كث اللحية

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم عظمت والی نگاہوں میں عظیم، دلوں میں معظم تھے، چہرہ مبارک ماہ دو ہفتہ کی طرح چمکتا، چمکیلا رنگ، کشادہ پیشانی، گھنی داڑھی۔

اسے ترمذی نے شمائل میں طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۲۳۳ ملخصاً)

ع

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا

شرم سے جھکتی ہے محراب کہ ساجد ہیں حضور
سجدہ کرواتی ہے کعبے سے جبیں سائی دوست

مشکل الفاظ کے معانی:

سعادت: نیک بختی۔ بخت: نصیب۔ ساجد: سجدہ کرنے والا۔ جبیں سائی: پیشانی رگڑنا۔

ابرو مبارک

سرکار اقدس ﷺ کے ابرو مبارک کے متعلق اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

1) كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ابيض الوجه كث اللحية احمر المآقی اهدب الاشفار۔

رسول اللہ ﷺ کا منہ گورا، داڑھی گھنی، آنکھوں کے کوؤں میں سرخی، پلکیں دراز۔ اسے ابن عساکر نے روایت کیا۔

(فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۳۴۳ مطبوعہ [illegible])

؎

جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
ظلہ قصر رحمت پہ لاکھوں سلام

اشکباری مژگاں پہ برسے درود
سلک در شفاعت پہ لاکھوں سلام
یاد ابرو کر کے تڑپو بلبلو
ٹکڑے ٹکڑے دام ہو ہی جائیگا
ہلال کیسے نہ بنتا کہ ماہ کامل کو
سلام ابروئے شہ میں خمیدہ ہونا تھا

عشق ابرو میں میں رمز قوسین کا
نکتہ داں نکتہ داں نکتہ داں ہو گیا
اشارہ کر دیں اگر وہ کمان ابرو کا
ہمارا تیر دعا پھر کبھی خطا نہ کرے
خم زلف نبی ساجد ہے محراب دو ابرو میں
کہ یا رب تو ہی والی ہے سیہ کاران امت کا
تیری ہی جبیں ہے پاؤں وقت سجدہ نور کا
رخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا
آنکھ میں عاشقاں ہے گر خدا چاہے کہ وہ
دکھائے جنت کا عالم دکھاتے جائیں گے
ہے جلوہ گہ نور الہٰی وہ رو
قوسین کی مانند ہیں دونوں ابرو
آنکھوں پہ نکلا سبزہ مژگاں کے قریب
چرتے ہیں فضائے لا مکاں میں آہو
ہوں کر دوں تو گردوں کی بنا گر جائے
ابرو جو کھچنے تیغ قضا گر جائے
اے صاحب قوسین بس اب رو نہ کرے
سہمے ہوؤں سے تیر بلا پھر جائے

مشکل الفاظ کے معنی:

بھووں: ابرو۔ لطافت: خوبی۔ افگن: ڈالنے والا۔ مژہ: پلک۔ چتر
چھاؤں کرنے والی چیز۔ قصر: محل۔ اشکباری: آنسو بہانا۔ مژگاں: پلکیں۔

سلک: ہار کی لڑی۔ دُر: گوہر۔ دام: قید کا جال۔ ہلال: پہلی رات کا چاند۔ خمیدہ: جھکا ہوا۔ خم: پیچ و تاب۔ والی: مالک۔ سیہ کاراں۔ بدکار۔ پیوستہ: ایک دوسرے سے ملے ہوئے۔ کِنگ: تیغ۔ رو: چہرہ۔ قوسین: دو کمانیں۔ ابرو۔ فضائے لامکاں: لامکاں کی وسعت۔ آہو: ہرن۔ گردوں: آسماں۔ [illegible]: ضیا۔ قضا: موت کا وقت۔ رو: رخ۔

* * *

کان مبارک

سرورِ دو عالم ﷺ کے گوش مبارک دونوں کامل و تام تھے۔ اپنے حسن موزونیت میں یکتا تھے۔ قوت بصر کی طرح آپ کی قوت سماعت بھی بے مثال عطا ہوئی تھی۔ آپ قریب و بعید کو یکساں سنتے تھے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ کا مبارک حلیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

رجل الرأس اهدب العينين حسن الفم حسن اللحية تام الاذنين

آپ کے سر کے بال ہلکے خم دار، دراز پلکوں والی آنکھیں، حسین و پاکیزہ، چہرہ خوبصورت ریش مبارک اور آپ کے دونوں کان کامل تھے۔

(شاہکار ربوبیت ص ۱۴۲، بحوالہ شمائل الرسول)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا:

والذي نفسي بيده لقد كنت اسمع صرير القلم على اللوح المحفوظ وانا في ظلمة الاحشاء، وكنت اسمع سجود القمر امام العرش وانا في ظلمة الاحشاء۔

"مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں شکم مادر میں لوح محفوظ پر چلنے والی قلم کی آواز سنتا تھا اور اسی طرح شکم مادر میں میں چاند کے عرش اعظم کے سامنے سربسجود ہونے کی آواز کو بھی سنتا تھا۔"

(ایضاً بالاختصار ص ۱۴۲)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ

''میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے۔'' (ابن ماجہ ص ۳۰۹ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

ع

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

گوش شہ کہتے ہیں فریاد رسی کو ہم ہیں
وعدہ چشم ہے بخشائیں گے گویا ہو کر

فریاد جو امتی کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

بے بسی ہے جو مجھے پرسش اعمال کے وقت
دوستو! کیا کہوں اس وقت تمنا کیا ہے
کاش فریاد مری سن کے یہ فرمائیں حضور
ہاں کوئی دیکھیں یہ کیا شور ہے غوغا کیا ہے
یوں ملائک کریں معروض کہ اک مجرم ہے
اس سے پرسش ہے بتا تو نے کیا کیا کیا ہے
آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہ رسل
بندہ بیکس ہے شہا رحم میں وقفہ کیا ہے

سن کے یہ عرض میری بحرِ کرم جوش میں آئے
یوں ملائک کو ہو ارشاد ٹھہرنا کیا ہے
بندہ آزاد شدہ ہے یہ ہمارے در کا
کیسا لیتے ہو حساب اس پہ تمہارا کیا ہے

مشکل الفاظ کے معانی:

کانِ لعل: سرخ رنگ کے قیمتی جواہرات۔ کرامت: بزرگی۔ حالِ زار: خراب حالت۔ فریادرسی: فریاد کو پہنچنے والا۔ بے کسی: مجبوری۔ پرسش: جواب طلبی: [illegible] ہونا۔ ملائک: فرشتے۔ معروض: گزارش، بینتی: مجبور۔ آزاد شدہ: آزاد کیا ہوا۔

* * *

چشمانِ مبارک

سرکار اقدس ﷺ کے چشمان مبارک کے بارے اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں:

امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض اللون مشربا بحمرۃ ادعج العین کث اللحیۃ

رسول اللہ ﷺ کا رنگ گورا سرخی آمیز، آنکھیں بڑی خوب سیاہ، داڑھی گھنی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۴۳۳، لمعۃ الضحیٰ)

چشم مبارک کے بڑی ہونے کا مطلب تنگی اور کوتاہی کی نفی کرنا ہے نہ کہ اتنی بڑی کہ آنکھیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ آپ کے اعضائے شریفہ کے اظہار میں قاعدہ کلیہ توسط و اعتدال ہے کیونکہ مدار حسن و جمال اور بنائے فضل و کمال بھی توسط و اعتدال ہے۔ (سیرت مصطفیٰ جان رحمت حصہ دوم ص ۸۲۸)

سرکار علیہ السلام روشنی و تاریکی میں یکساں دیکھتے:

اعلیٰ حضرت محبوب علیہ السلام کی قوت بینائی کے متعلق فرماتے ہیں:

ابو عبدالرحمن بقی بن مخلد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible] عائشہ سے لیا۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے حکایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ جیسا روشنی میں دیکھتے تھے ویسا ہی تاریکی۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۳۰، ص [illegible]، قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام)

گریہ مبارک:

آپ کا گریہ مبارک بھی تبسم کی قسم کا تھا آواز بھی بلند نہ ہوتی تھی۔ چشم

مبارک سے آنسو بہتے تھے اور آپ کے سینہ مبارک سے ایک قسم کی آواز سنی جاتی تھی۔ جس طرح تانبے کی دیگ میں جوش آیا ہے۔

آپ کا گریہ فرمانا رب تعالیٰ کی جلالیت کے ظہور کے وقت یا امت پر شفقت اور طلب رحمت میں ہوتا تھا۔ (حلیہ شاہ عالم ارکان ص ۲۲)

آنکھوں کا قدرتی سرمئی ہونا:

ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مختونا مکحولا

آپ کی آنکھوں میں ولادت کے وقت ہی سرمہ لگا ہوا تھا۔ (شاہکار ربوبیت)

ع

معنی قد رای مقصد ما طغی
نرگس باغ قدرت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پہ درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
جب آ گئی ہیں جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں
دل جلنے کی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ
ہم پیاسوں کے لئے دریا بہاتے جائیں گے
شش جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال
دھوم والنجم میں ہے آپ کی بینائی کی

سرمگیں آنکھیں حریم حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا

چشمۂ مہر میں موج نور جلال
اس رگ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام

یا الٰہی جب حساب خندہ بیجا رلائے
چشم گریان شفیع مرتجیٰ کا ساتھ ہو

عاقلو ان کی نظر سیدھی رہے
بوروں کا بھی کام ہو ہی جائے گا

کہاں نہ کہتے ہیں فریادی کو ہم لیں
وہ چشم ہے بلائیں لے گویا ہو کر

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں

ایما اس میٹھی نظر کے شہد سے
چارۂ زہر مصیبت کیجیے

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج
یہ ساری گتھی ایک تیری سیدھی نظر کی ہے

مشکل الفاظ کے معانی:

رم: بھاگنا۔ عنایت: احسان۔ نظر: تاک۔ قد رای: تحقیق اس نے دیکھا۔ ماطغیٰ: حد سے نہ بڑھا۔ نرگس: آنکھ کی شکل پیلے رنگ کا پھول باہر سے سفید۔ شش: چھ۔ جہت: جانب۔ مقابل: سامنے۔ والنجم: قرآن میں سورۃ ہے۔ بینائی: دیکھنے کی قوت۔ سرمگیں: سرمہ لگی ہوئی۔ حریم: جس کو اللہ نے عزت

والی۔ مشکیں: مہک والا۔ غزال: ہرن۔ فضائے۔ وسعت۔ تخلہ و بیجا: غلط فہمی
مذاق۔ گریاں: رونے والی۔ شفیع: شفاعت کرنے والا۔ مرتجیٰ: جس کی امید کی
جائے۔ جودوں۔ ایذائے چارہ: تدبیر: علاج۔ پیچ: چکر۔ کج: ٹیڑھا پن۔ گتھی:
گرہ۔

* * *

بینی مبارک

جانِ حسن ﷺ کی ناک مبارک رفعت کی طرف مائل، باریک اور معتدل طویل تھی۔ رب تعالیٰ نے ایسا ذیشان بنایا کہ ہمہ وقت اس سے نور کی شعاعیں نکلا کرتی تھیں۔

وصافِ محبوب حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ:

> اقنى العرنين له نور يعلوه يحسبه من لم يتامله اشم
>
> ''آپ کی ناک مبارک لمبی، باریک اور درمیان سے قدرے بلند تھی، اس پر ہمہ وقت نور کی برسات رہتی (اس نور کی وجہ سے غور سے نہ دیکھنے والے کو ناک مبارک بلند ہوتی (حالانکہ فی الواقع بلند نہ تھی)''

(شمائل ترمذی، ص ۳۰، مطبوعہ بیروت)

؎

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

بینی پر نور پر رخشاں ہے بکہ نور کا
ہے لواء الحمد پر اڑتا پھریرا نور کا

مشکل الفاظ کے معانی:

رخشاں: چمکنے والا۔ بکہ: شعلہ۔ لواء: جھنڈا۔ پھریرا: جھنڈے کا کپڑا

* * *

رخسار مبارک

جانِ حسن ﷺ کے رخسار بہت زیادہ خوبصورت سفید سرخی مائل تھے۔ نہایت نعومت و دلکشی کے مالک۔ نہ دبے ہوئے اور نہ ہی ابھار والے بلکہ معتدل۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

سهل الخدين
یعنی آپ کے دونوں رخسار لٹکے ہوئے نہ تھے۔ بلکہ ہموار تھے۔
(شمائل ترمذی، ص ۳۰)

سفیدیٔ رخسار:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ کے مقدس رخساروں کا بیان کرتے ہیں:
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ابيض الخدين
آپ کے رخسار سفید تھے۔ (شاہکار ربوبیت ص ۱۳۱، بحوالہ سبل الہدیٰ)

ع

جس کے آگے چراغ قمر جھلملائے
ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام
ان کے خد کی سہولت پہ بے حد درود
ان کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام
مصحف عارض پہ ہے خط شفیعہ نور کا
لو سیہ کارو مبارک ہو قبالہ نور کا

آب زر بنتا ہے عارض پہ پسینہ نور کا
مصحف اعجاز پہ چڑھتا ہے سونا نور کا

ہیبت عارض سے تھراتا ہے شعلہ نور کا
کفش پا پر گر کے بن جاتا ہے گچھا نور کا

عرش تک پھیلی ہے تاب عارض
کیا جھلکتے ہیں جھلکنے والے

کیا ہی کمال کا انداز ہے حسان الہند اعلیٰ حضرت نے محبوب ﷺ کے رخساروں پہ مکمل کلام لکھا اور دنیا ادب کو محبت و عشق کا ایک عظیم تحفہ عطا کیا۔

[illegible] ۱۲۲

نار دوزخ کو چمن کر دے بہار عارض
ظلمت حشر کو دن کر دے نہار عارض

میں تو کیا چیز ہوں خود صاحب قرآن کو شہا
لاکھ مصحف سے پسند آئی بہار عارض

جیسے قرآن ہے ورد اس گل محبوبی کا
یوں ہی قرآن کا وظیفہ ہے وقار عارض

گرچہ قرآن ہے نہ قرآن کے برابر لیکن
کچھ تو ہے جس پہ ہے وہ مدح نگار عارض

طور کیا عرش جلے دیکھ کے وہ جلوہ گرم
آپ عارض ہو مگر آئینہ دار عارض

طرفہ عالم ہے وہ قرآن ادھر دیکھیں ادھر
مصحف پاک ہو حیران بہار عارض

ترجمہ ہے یہ صفت کا کہ وہ خود آئینہ ذات
کیوں نہ مصحف سے زیادہ ہو وقار عارض
جلوہ فرمائیں رخ دل کی سیاہی مٹ جائے
صبح ہو جائے الٰہی شب تار عارض
نام حق پر کرے محبوب دل و جاں قرباں
حق کرے عرش سے تا فرش نثار عارض
مشکبو زلف سے رخ چہرے سے بالوں میں شعاع
معجزہ ہے حلب زلف و نثار عارض
حق نے بخشا ہے کرم نذر گدایاں ہو قبول
پیارے اک دل ہے وہ کرتے ہیں نثار عارض
آہ بے مائیگی دل کہ رضائے محتاج
لے کے اک جان چلا بہر نثار عارض

مشکل الفاظ کے معانی:

جھلملانے: دھندلی روشنی۔ عذاروں: رخساروں۔ طلعت: دیدار۔ سہولت: نرمی۔ رشاقت: زیبا قامتی۔ ہیبت: رعب۔ عارض: رخسار۔ تھراتا: لرزتا۔ نقش پا: پاؤں کی جوتی۔ گچھا: ایک شاخ پر چند پھول۔ تاب: چمک۔ جھلکنے والے: چمکنے والے۔ نار: آگ۔ چمن: باغیچہ۔ بہار: رونق۔ ظلمت: تاریکی۔ نہار: صبح۔ صاحب قرآن: قرآن والا۔ مصحف: قرآن۔ ورد: وظیفہ۔ وقار: عزت۔ مدح نگار: تصویر۔ جلوہ گرم: تجلی کی گرمی۔ عارض: لاحق ہونا۔ آئینہ دار: آئینہ دکھانے والا۔ طرفہ عالم: عجیب۔ شب تار: اندھیری۔ پیش آنے والی رات۔ نام حق: اللہ تعالیٰ کا نام۔ نثار: نچھاور۔ معجزہ: لاجواب و عاجز کرنے والا۔ تتر: ترکستان۔ کرم: سخاوت۔ نذر گدایاں: فقیروں کا تحفہ۔ بے مائیگی: مفلسی، غربت

دہن مبارک

آقائے حسن و جمال ﷺ کا دہن (منہ) مبارک علم و حکمت کا منبع اور وحی الٰہی کا مخرج و مصدر تھا، جو اپنی موزونیت و اعتدالیت میں اپنی مثال آپ تھا، یعنی نہ تنگ اور نہ ہی فراخ بلکہ بین بین حسن و جمال کا مرقع۔

وصافِ مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں:

ضَلِيعُ الْفَمِ

یعنی آپ (موزونیت کے ساتھ) فراخ دہن مبارک والے تھے۔

(شمائل ترمذی ص۔ ۳۰)

لعابِ دہن کی خوبی و اعجاز:

آقا ﷺ کا لعاب دہن زخمیوں اور بیماروں کے لئے شفا اور زہروں کے لئے تریاق اعظم تھا۔ غار ثور میں اس کے لگنے سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاؤں کو شفاء کامل ملنا، حضرت علی کو آشوب چشم سے شفا ملنا، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ کو تندرست و سکون والا کرنا، کھاری کنوؤں کا شیریں ہونا لعاب دہن مصطفیٰ ﷺ کے اعجاز و کمال کا آئینہ دار تھا۔

؎

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
جس کے پانی سے شاداب جان و جناں
اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کنوئیں شیرہ جاں بنے

اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

یا الٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

سر تا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول

مشکل الفاظ کے معانی:

وحی: خدا کا پیغام۔ چشمہ: پتھر یا زمین سے پانی کا نکلنا۔ حکمت: دانائی۔ شاداب: ترو تازہ۔ بجلیاں: چمکیں۔ طراوت: تازگی۔ شیرہ جان: جان کیلئے میٹھے شربت۔ زلال: ستھرا اور صاف پانی۔ حلاوت: مٹھاس۔ گور: قبر۔ تیرہ: سیاہ۔ جانفزا: روح حیات کو بڑھانے والا۔ سرتا بقدم: سر سے پاؤں تک۔ تن: جسم۔ زمن: زمانہ۔ ذقن: ٹھوڑی۔

* * *

زبان مبارک

حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک کی فصاحت، جوامع الکلم، انوکھا اختصار بیان اور عجیب و غریب حکم و فیصلے اتنے زیادہ ہیں کہ شاید ہی کوئی فکر و اندیشہ کا صاحب ان کے حصر و احاطہ کے گرد پھر سکے ـــــ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ سے زیادہ فصیح و شیریں بیان دوسرا پیدا ہی نہیں کیا۔

(سیرت مصطفیٰ جان رحمت حصہ دوم ص ۸۸۴)

شانِ تکلم:

حضور اقدس ﷺ کے طرز تکلم و شان تکلم اور اس کی کیفیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ:

"ہند بن ابی ہالے کی بیان کردہ اوصاف الحسنی ﷺ کی حدیث حلیہ اقدس میں ہے:

اذا تکلم اطرق جلساؤہ کان علی رؤسھم الطیر

"جب حضور اقدس ﷺ کلام فرماتے جتنے حاضرین مجلس ہوتے سب گردنیں جھکا لیتے گویا ان کے سروں پر پرندے ہیں۔"

عجب است باوجودت کہ وجود بمن ماند
تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند

"تعجب ہے کہ تیرے وجود سے میرا وجود باقی ہے۔ تیری گفتگو نافذ ہے اور میری بات باقی ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۵۹۷، [illegible])

آپ کا کلام گویا نور تھا:

اعلیٰ حضرت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث نقل کرتے ہیں کہ:

واذا تکلم رئی کالنور یخرج من بین ثنایاہ

"جب کلام فرماتے تو دانتوں سے نور چھنتا نظر آتا۔"

(فتاویٰ رضویہ ج ۳۰ ص [illegible])

ابو قرصافہ کی ماں اور خالہ فرماتی ہیں:

رأینا کأن النور یخرج من فیہ [illegible]

"ہم نے نور سا نکلتے دیکھا ان کے دہان پاک سے۔"

صاحب جوامع الکلم:

صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے:

فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم

مجھے تمام انبیاء پر چھ (۶) وجہ سے فضیلت دیا گیا ہوں، مجھے جامع کلمیں عطا ہوگئے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۲۴۳، [illegible] ختم النبوۃ)

صاحب شریں لسان:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حسن النغمۃ

"رحمت عالم صاحب ﷺ کا لحن نہایت ہی مسحور کن تھا۔" (شاہکار ربوبیت ص ۳۱۹، بحوالہ شمائل الرسول)

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

وہ دعا جس کا جوبن بہار قبول
اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

جلوہ میں اجابت، خواصی میں رحمت
بڑھی کس تزک سے دعائے محمد ﷺ

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑی ناز سے جب دعائے محمد ﷺ

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ

میٹھی باتیں تیری دین عجم ایمان عرب
نمکین حسن تیرا جان عجم شان عرب

مشکل الفاظ کے معانی:

کن: ہو جا۔ نافذ: جاری ہونے والی۔ فصاحت: خوش بیانی۔ دلکش: دل کھینچنے والا۔ بلاغت: با موقع گفتگو۔ خوبی: خوبصورتی۔ نسیم: ٹھنڈی و نرم ہلکی ہوا۔ اجابت: قبولیت۔ تحیۃ: درود۔ رواں: جاری۔ نضارت: تازگی۔ سخن: بات۔ سخن: اعتراض۔ دبے لہجے: کمزوری سے جھکے۔ فصحا: خوش گفتار۔ جلوہ: الہام۔ خواص: خدمت گار۔ تزک: شان و شوکت۔ حمایت: مہربانی۔

* * *

لبہائے مبارک

حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک لب نہایت ہی خوبصورت اور سرخی مائل تھے۔ نزاکت و لطافت میں اپنی مثال آپ تھے۔

امام طبرانی آپ کے مبارک ہونٹوں کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن عباد اللہ شفتین

"رسالت مآب ﷺ کے ہونٹ مبارک اللہ کے تمام بندوں سے خوبصورت تھے۔" (شمائل رسول ص ۲۳۰۸)

اسی طرح طبرانی کی دوسری روایت میں ہے کہ:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطف عباد اللہ شفتین

"آپ کے مبارک ہونٹ تمام اللہ کے بندوں سے نرم و نازک تھے۔" (ایضاً ص ۲۳۸۹)

محبوب ﷺ کے لبہائے نازنین کے بارے حسان الہند اعلیٰ حضرت کہتے ہیں:

پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

بزم قدسی میں ہے یاد لب جاں بخش حضور
عالم نور میں ہے چشمہ حیوان عرب

دندان ولب و زلف و رخ شہ کے فدائی
ہیں در عدن لعل یمن مشک ختن پھول

عکس افگن ہے ہلال لب شہ حبیب نہیں
مہر عارض کی شعاعیں ہیں نہ تار دامن

گر لب پاک سے اقدار شفاعت ہو جائے
یوں نہ بے چین رکھے جوشش عصیاں ہم کو

لب زلال چشمہ کن میں گندھے وقت خمیر
مردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے

وہ گل ہیں لب ہائے نازک ان کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

آب درّ دنداں سے عدن ڈوب گیا
رشک لب لعلین سے یمن ڈوب گیا

خجلت یہ ہوئی دیکھ کے روئے شہ کو
شبنم کے پسینہ میں چمن ڈوب گیا

مشکل الفاظ کے معانی:

فدائی: جانثار۔ نزاکت: نازکی۔ در: موتی۔ بزم: محفل۔ قدسی: فرشتہ۔ جاں بخش: جان کو حیات دینے والا۔ حضور: قبلہ۔ چشمہ حیوان: آب حیات۔ دندان: دانت۔ فدائی: قربان۔ عدن: جنت کے موتی۔ لعل یمن: یمن کے سرخ لعل۔ ختن: وسط ایشیا میں ایک جگہ کا نام جہاں کی مشک بہت اچھی

ہوتی ہے۔ جیب: گریباں مہر: سورج۔ عارض: رخسار، چہرہ، گال۔ اقرار: قول۔ جوشش: اُبال۔ عصیاں: گناہ۔ آب: آب و تاب۔ دُرِ دنداں: دانتوں کے موتی۔ رشک: حسد۔ لبِ لعلیں: سرخ ہونٹ۔ خجلت: شرمندگی۔ شبنم: اوس۔

* * *

دندان مبارک

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک مفلّج الاسنان یعنی سامنے کے دانت کشادہ تھے اور ایک حدیث میں اشنب مفلّج الثنایا یعنی سامنے کے دانت روشن تھے، آب دار اور کشادہ مروی ہے۔ طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لب ہائے مبارک اور دہن شریف کا مہرہ تمام لوگوں سے زیادہ حسین ولطیف تھا اور ایک روایت میں عظیم الانسان دندان ہائے مبارک عظیم تھے۔ ان سب روایتوں کا مفہوم یہی ہے کہ آپ کا دہن شریف حسن وجمال کے مطابق تھا۔ (مختصر از سیرت مصطفیٰ جان رحمت حصہ دوم ص ۸۶۳ تا ۸۶۵)

دندان اقدس کے بارے اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

اذا تکلم رئی کالنور یخرج من بین ثنایاہ
"جب کلام فرماتے دانتوں سے نور چھنتا نظر آتا ہے۔"

ابو قرصافہ کی ماں اور خالہ فرماتی ہیں:

رائنا کالنور یخرج من فیه
"ہم نے نور سا نکلتے دیکھا ان کے دہان پاک سے۔"
(فتاویٰ رضویہ ج ۳۰ ص ۷۰۸ تا ۷۰۹، نفی الفئ عمن استنار بنورہ کل شیء)

ع
جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

۔ آبِ دُرِ دنداں سے عدن ڈوب گیا
رشکِ لبِ لعلیں سے یمن ڈوب گیا
خجلت پہ ہوئی دیکھ کے دندانے شہ کو
شبنم کے پسینہ میں چمن ڈوب گیا
دندان و لب و زلف و رخِ شاہ کے فدائی
ہیں دُر عدن لعل یمن مشک ختن پھول
خرمنِ دل پہ جو گرتی ہے تڑپ کر بجلی
متحیر ہوں کہ چمکا دُرِّ دنداں کس کا

مشکل الفاظ کے معنی:

گچھے: ایک شاخ پر کئی پھول۔ لچھے: جیسے: مسلسل جڑے دار۔ نزہت: پاکیزگی۔ خرمن: کھلیان: متحیر: حیران۔ دُر: موتی۔ (دیگر اشعار کے مشکل الفاظ کے معنی پہلے لکھے جا چکے ہیں)

* * *

تبسم مبارک

نبی اکرم ﷺ جب بھی مسکراتے تبسم کے ساتھ مسکراتے۔ آپ کبھی بھی قہقہہ لگا کر نہیں ہنسے۔ یعنی آپ کے ہنسنے میں آواز نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ فقط دندانِ مبارک ظاہر ہوتے، اور کبھی داڑھیں تک بھی۔ آپ کا تبسم کیا تھا، بے سہاروں کی شفا، پریشان حالوں کی خوشحالی تھی۔ آپ جب مسکراتے تو دیواریں روشن ہوجاتا تھا۔

اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں کہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اذا ضحک یتلالوء الجدر

"یعنی جب حضور ہنستے دیواریں روشن ہو جاتیں۔"

(فتاویٰ رضویہ ج ۳۰، ص ۷۰۸، نفی الفئ)

ع

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حساب جرم سے
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

منزل کڑی ہے شانِ تبسم کرم کرے
تاروں کی چھاؤں نور کے تڑکے سفر کریں

مشکل الفاظ کے معانی:

کڑی: مشکل۔ تڑکے: صبح۔

* * *

داڑھی مبارک

حضور علیہ السلام کی ریش مبارک گھنی، گنجان اور خوش منظر تھی۔ داڑھی مبارک کے بال بالکل سیاہ تھے۔ جن کا سر اقدس کی زلفوں اور سنہرے چہرے سے انتہائی تناسب تھا۔ گردن مبارک سے قدرے نیچے سینہ اقدس کو مزین کیے ہوئے تھی۔

(شاہکار ربوبیت ص ۲۵۶)

اعلیٰ حضرت آپ کی داڑھی مبارک کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كثير شعر اللحية.

"رسول اللہ ﷺ کی ریش مبارک میں بال کثیر و انبوہ تھے۔" (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۴۳۳ لمعۃ الضحیٰ)

اور حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

بابي و امي كان ربعة ابيض مشربا بحمرة كث اللحية

"میرے ماں باپ ان پر قربان، میانہ قد کے تھے، گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی، گھنی داڑھی۔" (ایضاً)

وہی فرماتے ہیں رضی اللہ عنہ

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضخم الهامة عظيم اللحية.

"رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک بزرگ ریش عظیم بڑی تھی۔"

(ایضاً: ۴۳۳)

امام قاضی عیاض شفا شریف میں فرماتے ہیں:

كث اللحية تملؤ صدره

ریش مطہر گھنی سینہ منور کو بھرے ہوئے تھی۔ (ایضاً ص ۴۳۳)

حسان الہند اعلیٰ حضرت محبوب کی ریش مبارک پہ درود و سلام عرض کرتے ہوئے تذکرہ یوں بھی کرتے ہیں۔

؎

خط کی گرد دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام
ریش خوش معتدل مرہم ریش دل
ہالۂ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام

شب یلدا و شارب ہے رخ روشن دن
گیسو و شب قدر و برات مومن
مژگان کی صفیں چار ہیں دو ابرو ہیں
وَالْفَجْرُ کے پہلو میں لَیَالٍ عَشْرٍ

مشکل الفاظ کے معانی:

خط: داڑھی۔ گرد: چاروں طرف۔ دل آرا: دل کی آرائش کرنے والا۔ پھبن: سجاوٹ۔ سبزہ: ہریالی و تروتازگی۔ ریش: داڑھی۔ معتدل: درمیانی۔ نہ زیادہ گھنی۔ نہ زیادہ چھدری۔ ریش: زخم۔ ہالہ: چاند کے چاروں طرف نورانی دائرہ۔ ندرت: یکتائی۔ شارب: مونچھ۔ شب قدر: رمضان کی ستائیسویں رات۔ برات: شعبان کی پندرہویں رات۔ مژگان: پلکیں۔ ابرو: بھوئیں۔ والفجر: صبح صادق۔ لیال عشر: دس راتیں۔

چہرۂ انور

چہرۂ شہریارِ حسن صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ و تحریر کئی مؤرخین و مصنفین کی نظر سے گزرا اور "ہر گلی را خوشبوئے دیگر است" کا مصداق پایا لیکن قلم اعلیٰ حضرت کے بعد اس عنوان پر صاحب شاہکار ربوبیت کے الفاظ نے راقم کو بہت متاثر کیا اس لئے اولاً انہیں کے کلمات طیبات نقل کرتا ہوں۔ پھر اعلیٰ حضرت کا نثر و نظم پر مشتمل کلام۔ صاحب شاہکار ربوبیت کہتے ہیں:

"انسان کارخانۂ ربوبیت کی حسین ترین تخلیق ہے جس کا اقرار قرآن ان الفاظ میں کرتا ہے"

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ

"ہم نے انسان کو بہترین صورت پر پیدا کیا۔"

کائنات حسن کے سارے جلوے وجود انسانیت میں جمع کر دیئے گئے تاہم کائنات انسانیت کا حسن جب اپنے نقطۂ کمال کو پہنچا تو وجود مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم تخلیق پذیر ہوا۔ یہی وہ حسن ازلی ہے جب پھیلا تو کائنات حسن کے جلووں کی مانگ بھر گئی اور سمٹا تو چہرۂ مصطفوی سے مقرون ہو گیا۔

(شاہکار ربوبیت ص ۲۶۵)

چہرۂ مصطفوی جمال الٰہی کا آئینہ ہے:

یوں تو کائنات کی ہر شے حسن باری تعالیٰ کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہ چاند، سورج، ستارے، سبھی کے سبھی اس حسن مطلق کی تخلیق کے شاہکار ہیں۔ مگر ان سب سے بڑھ کر جمال الٰہی کا مظہر چہرۂ ذات مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یعنی یہی وہ چہرۂ اقدس ہے۔ جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور توجہ کا مرکز ہے۔ جسے

قرآن فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا (آپ ہر وقت ہماری نگاہوں میں رہتے ہیں) کے الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

چونکہ آپ کا چہرہ اقدس جمال الٰہیہ کا مظہر اتم ہے، اسی وجہ سے آپ نے فرمایا۔

من رآنی فقد رای الحق

"جس شخص نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔" (ایضاً ص۲)

محبوب خدا کے رخ زیبا کے متعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا تحریر فرماتے ہیں:

ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فخما
مفخما يتلألأ وجهه تلألؤ القمر ليلة البدر
ازهر اللون واسع الجبين كث اللحية

حبیب ﷺ عظمت والے نگاہوں میں عظیم دلوں میں معظم تھے، چہرہ مبارک ماہ دو ہفتہ کی طرح چمکتا، چمکیلی رنگت، کشادہ پیشانی، گھنی داڑھی۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۶۳۲، لمعۃ الضحیٰ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بابی وامی کان ربعة ابیض مشربا

"میرے ماں باپ ان پر قربان، میانہ قد کے تھے، گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی۔" (ایضاً)

حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ابيض اللون

مشربا بحمرۃ

"رسول اللہ ﷺ کا رنگ گورا، سرخی آمیز تھا۔"

(ایضاً ص ۴۳۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الناس قواماً واحسن الناس وجهاً.

"رسول اللہ ﷺ کے جسم پاک کی بناوٹ تمام سے بہتر، چہرہ تمام عالم سے خوب تر۔" (ایضاً)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كأن الشمس تجری فی وجهه

"گویا آفتاب ان کے چہرے میں رواں تھا۔"

(فتاویٰ رضویہ ج ۳۰، ص ۷۰۸، نفی الفئ)

علامہ فاسی مطالع المسرات میں ابن سبع سے نقل کرتے ہیں:

كان النبی صلى الله عليه وسلم يضیء البيت المظلم من نوره.

"نبی ﷺ کے نور سے خانہ تاریک روشن ہو جاتا۔"

(ایضاً ص ۷۱۰)

کتب حدیث و سیر مطالعہ کیجئے بہت سے خوش نصیب [illegible] صرف جمال جہاں آرائے حضور پر نور ﷺ سید عالم سرور اکرم مولائے اعظم ہی دیکھ کر ایمان لائے کہ لیس ہذا وجہ الکذابین یہ منہ جھوٹ بولنے والے کا نہیں۔ (اشارہ ہے حضرت عبداللہ بن سلام کے اسلام لانے کے واقعے کی طرف)

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص [illegible] سبحان السبوح)

ج

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
شبنم باغ حق یعنی رخ کا عرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادی دیدار حسن مصطفی کا ساتھ ہو
یا الٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

تیرے ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا
رخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا
شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا
وصف رخ گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا
قدرتی بینوں میں کیا بجتا ہے لہرا نور کا
دیکھنے والوں نے کچھ دیکھا نہ بھالا نور کا
من رأی کیسا یہ آئینہ دکھایا نور کا
وضع واضع میں تیری صورت ہے معنی نور کا
یوں مجازاً جس کو چاہیں کہہ دیں کلمہ نور کا
ک گیسو ہ دہن ی ابرو آنکھیں عین ص
کھیعص ان کا چہرہ نور کا

آگئی خورشید قیامت کی جھلکے جو گئی
پردہ الٹن ہوا یہ چہرہ تاباں کسی کا
کسی کے روئے منور کی یاد آگئی
دل تپاں دل تپاں، دل تپاں ہو گیا
طوطی سدرہ وصف رخ پاک میں
گلفشاں، گلفشاں، گلفشاں ہو گیا
یاد رخ میں آہیں کر کے بن میں رویا آئی بہار
جھومیں نسیمیں نیساں برسا کلیاں چٹکیں، مہکی شاخ
کیا ٹھیک ہو رخ نبوی پہ مثال گل
پامال جلوۂ کف پا ہے جمال گل
جنت ہے ان کے جلوہ سے جو یائے رنگ و بو
اے گل ہمارے گل سے ہے گل کو سوال گل
تھا عکس چہرہ سے لب گلگوں میں سرخیاں
ڈوبا ہے بدر گل سے شفق میں ہلال گل
بو ہو کے نہاں ہو گئے تاب رخ شہ میں
لو بن گئے ہیں اب تو حسینوں کے دہن پھول
ہے کلام الٰہی میں شمس و ضحی تیرے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم
رخ دن ہے یا مہر سما یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

وصف رخ ان کا کیا کرتے ہیں شرح والشمس والضحیٰ کرتے ہیں
ان کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں

یاد میں جس کی نہیں ہوش تن و جان ہم کو
پھر دکھا دے وہ رخ اے مہر فروزاں ہم کو

پردہ اس چہرہ انور سے اٹھا کر اک بار
اپنا آئینہ بنا اے مہ تاباں ہم کو

اے گل باغ قدس رخسار زیبائے حضور
سرو گلزار اور قدم قامت رسول اللہ کی

شمع یاد رخ جاناں نہ بجھے
خاک ہو جائیں بھڑکنے والے

اٹھا وہ پردہ دکھا وہ جلوہ کہ نور باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

گنہ کی تاریکیاں یہ چھائیں امڈ کے کالی گھٹائیں آئیں
خدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے

اتار کر ان کے رخ کا صدقہ وہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے
وہ ظل رحمت وہ رخ کے جلوے کہ تارے چھپتے نہ کھلنے پاتے
سبزی زربفت اودی اطلس یہ تھان سب دھوپ چھاؤں کے تھے

نور رخ سرور کا عجب جلوہ ہے
آٹھوں پہر اس کوچے میں دن رہتا ہے
اسریٰ میں جہاں جلوۂ رخ ہے تاباں
خدمت میں وہاں آئینہ رویان جہاں
اے شوق نظر ٹھہرے تو کیوں کر ٹھہرے
آئینہ میں آفتاب اور وہ جنباں

مشکل الفاظ کے معانی:

تاباں: درخشاں۔ چمکدار: چمکتا ہوا۔ نمک آگیں: نمک بھری۔ جاں فزا: روح حیات کو بڑھانے والا۔ شادی: خوشی۔ مشکوۃ: چراغ۔ دان: زجاجہ: کانچ: شیشہ۔ سورہ: قرآن کی سورت۔ بنسی: ایک قسم کا باجا جو منہ سے بجایا جاتا ہے۔ سلمہ: نے۔ لے: طرز۔ دیکھا نہ بھالا: جانچ پڑتال نہ کی۔ من رآنی: جس نے مجھے دیکھا۔ وضع: بناوٹ۔ واضع: بنانے والا۔ صورت: چہرہ۔ معنی: مقصد۔ مجازا: مرادا، غرض۔ رخ تاباں: چمکنے والا چہرہ۔ منور: نورانی۔ تپاں: دل تڑپتا ہوا۔ طوطی: خوش گفتار۔ وصف: خوبی۔ رخ: منہ۔ گلفشاں: گل بکھیرنے والا۔ آئیں: آتے آتے۔ بن: جنگل۔ آئی بہار: پھول کھلنے کی رت۔ نسیمیں: ٹھنڈی نرم۔ بھینی بھینی: مہکتی ہوا۔ نیساں: بارش۔ چٹکیں: کھلیں۔ مہکی: خوشبو دینا۔ پامال: روندا ہوا۔ کف پا: پاؤں کا تلوا۔ جویائے: تلاش کرنے والا۔ رنگ: روپ۔ بو: خوشبو۔ گل۔

پھول۔ گل: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ گلی: جنت۔ گل: خوبصورتی۔ گلگوں: سرخ، پھول جیسا رنگ۔ سرخیاں: سرخی کی جمع: لالی۔ بدر: چودھویں کا چاند۔ شفق: طلوع و غروب کے وقت آسمان پر سرخی۔ ہلال: تیسری رات کا باریک چاند۔ بو: مہک۔ نہاں: پوشیدہ۔ تاب۔ رخ: چہرے کی نورانیت۔ شمس: سورۃ والشمس۔ ضحیٰ: سورۃ والضحیٰ۔ فزا: بڑھنے والا۔ شب تار: اندھیری رات۔ ردا: کپڑا ختم والے۔ مہر: سورج۔ سماء: آسمان۔ شب: رات۔ مشک: کستوری۔ ختا: وسط ایشیاء میں ایک جگہ کا نام وہاں کی مشک بہت بہتر ہوتی ہے۔ شرح: تفصیل سے بیان کرنا۔ والشمس والضحیٰ کی مثل۔ سورج کی قسم۔ ضحیٰ: دھوپ چڑھنے کی قسم، چہرے کے چمکنے کی قسم۔ ثنا: تعریف۔ محمود: تعریف کیا ہوا۔ مہر فروزاں: روشن سورج۔ مہر تاباں: چمکدار چاند۔ باغ قدس: پاکیزہ باغ۔ زیبائے: خوبی۔ سرو: ایک درخت کا نام۔ قدم: آگے جانے والے سے اونچا۔ قامت: قد۔ باری۔ پیدا کرنے والا۔ حجاب: پردہ۔ مہر: سورج۔ نقاب: پردہ۔ لحد: قبر۔ داغ: نشان۔ بانٹ: خیرات۔ ظل رحمت: رحمت کا سایہ۔ زر بفت: کلابتوں سے بنا ہوا دیبا۔ کمخواب۔ اطلس: اودھے رنگ کا چمکیلا ریشمی کپڑا۔ دھوپ چھاؤں۔ ریشمی کپڑا جس میں دھوپ اور سایہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اسریٰ: معراج کی رات۔ جناں: جنت۔ صبح رخ: چہرے کی نورانیت۔ دواں: دوڑتا ہوا۔ آئینہ رویاں: چہرے کا آئینہ۔ جنباں: حرکت کرنے والی۔

* * *

گردن مبارک

محبوب ﷺ کی پرنور گردن نہایت ہی معتدل، صراحی دار خوبصورت اور مثال میں بے مثل اور چاندی کی طرح شفاف تھی۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيْدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ

”آپ کی گردن مبارک یوں تھی کہ گویا کسی مورتی کی تراشی ہوئی گردن ہو، اور رنگ میں چاندی کی طرح صاف۔“

(شمائل ترمذی، ص ۳۰)

؎

تمہاری شرم سے شان جلال حق ٹپکتی ہے
خم گردن ہلال آسمان ذوالجلالی ہے

مشکل الفاظ کے معانی:

خم: جھکاؤ۔ ہلال: پہلی رات کا چاند۔ ذوالجلالی: بزرگی و عظمت والا۔

* * *

دوش مبارک

آپ کے مبارک کندھے بہت زیادہ قوی و حسین تھے۔ شانے مبارک جلالت و کمال اور رفعت و جلال کا مظہر اتم تھے۔ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بعید ما بین المنکبین
"یعنی آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان عجیب شان کا فاصلہ تھا۔" (شمائل ترمذی ص ۳۰،۳۱)

؎

دوش بر دوش ہے جن سے شان شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

ہے دوش نبی کان سخا صلی علی
خاتم ہے لطافت پہ گواہ صلی علی
تھا بار نبوت جو اٹھایا شہ نے
ہے تل نزاکت سے بڑا صلی علی

مشکل الفاظ کے معانی:

دوش: گزری ہوئی رات۔ سیاہ بال: بردوش: کندھا۔ شرف: بزرگی۔ شانوں: کندھوں۔ شوکت: رعب۔ کان سخا: سخاوت کی کان۔ صلی علی: آپ پر درود۔ خاتم: مہر۔ لطافت: پاکیزگی۔ بار نبوت: نبوت کا بوجھ۔ تل: جسم کے رنگ کا نشان۔

* * *

پشت مبارک

آپ کی پشت مبارک ایسی تھی جیسے پگھلی ہوئی چاندی یعنی پاک و صفا اور سفید و ہموار۔ (سیرت مصطفیٰ جان رحمت حصہ دوم ص ۹۹)

قرآن مجید آپ کی پشت مبارک کا تذکرہ یوں الفاظ میں کرتا ہے:

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ

ترجمہ کنزالایمان:

"اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی۔" (الانشراح: ۲، ۳)

ذمہ داریوں کا جس قدر بوجھ آقا علیہ السلام پر ہے کوئی دوسرا انسان اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے شرح صدر کی صورت میں ہمت اور طاقت عطا فرما دی کہ ذمہ داری کا نبھانا بھی آپ کے لئے مشکل نہ رہا۔

(شان ربوبیت ص ۲۹۸)

ع

روئے آئینہ پشت علم حضور
پشتی قصر ملت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی:

روئے آئینہ: آئینہ کا منہ۔ پشت: کمر۔ پشتی: مدد، حمایت۔ قصر: محل۔

ملت: دین، مذہب۔

⁂

مہر نبوت

مہر نبوت ایک ابھری ہوئی چیز تھی۔ جو گندم رنگ بدن، مشابہ جسد اطہر اور صاف نورانی تھی۔ اسی کو خاتم النبوۃ یا مہر نبوت کہتے ہیں۔ یہ وہ علامت ہے جس سے آپ پہچان لیے جائیں کہ آپ ہی وہ نبی آخر الزماں ہیں جن کی بشارت دی گئی۔ (سیرۃ المصطفیٰ جان رحمت حصہ دوم ص ۸۸۱)

متعدد روایتوں کا حاصل یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان کبوتر کے انڈے کے برابر مہر نبوت تھی۔ (ایضاً)

حضور انور ﷺ کی پشت اطہر میں مہر نبوت رسالت و نبوت کی علامت و نشانی تھی، توریت و انجیل وغیرہ میں بھی حضور کا یہ وصف بیان کیا گیا تھا۔ جس سے علماء اہل کتاب آگاہ و مطلع تھے۔ (ایضاً ص ۸۸۲)

اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت نے حضرت زید اور عامر کا ایک مکالمہ بھی ذکر فرمایا، جس میں حضرت زید نے جو عامر کو آنے والے نبی محمد عربی ﷺ کی علامات و اوصاف بیان کیے یہ بھی ہیں:

”ان کے شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۶۶۲، ۶۶۳: جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ)

اسی طرح جس رات سرکار ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو ایک یہودی نے قریش کی مجلس میں جا کر سرکار کے جو وصف بیان کیے ان میں بھی مہر نبوت کا ذکر ہے۔ اعلیٰ حضرت اس کے مقولے کو نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا:

احفظوا ما اقول لکم، ولد هذه الليلة نبي هذه

الامة الاخيرة بين كتفيه علامة۔

"جو تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس پچھلی امت کا نبی پیدا ہوا۔ اس کے شانوں کے درمیان علامت ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔" (ایضاً ص ۶۴۷)

حسان الہند اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس مبارک مہر نبوت پر یوں سلام عرض کرتے ہیں۔

؎

حجر اسود کعبہ جان و دل
یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام

بوسہ گہ اصحاب و مہر سامی
وہ شانہ چپ میں اس کی عنبر فامی
یہ طرفہ کہ ہے کعبہ جان و دل میں
سنگ اسود نصیب رکن شامی

مشکل الفاظ کے معانی:

حجر اسود: سیاہ پتھر۔ مراد مہر نبوت۔ گہ: جگہ۔ مہر: محبت۔ سامی: اونچا۔ بلند۔ شامہ: سونگھنے کی قربت۔ چپ: بایاں۔ عنبر: خوشبودار۔ فامی: رنگ بھرا ہوا۔ طرفہ: عجیب بات۔ سنگ اسود: سیاہ پتھر۔ رکن شامی: کعبہ کے ایک کونے کا نام۔

* * *

بازو مبارک

آپ ﷺ کے مقدس بازو نہایت ہی خوبصورت اور موزونیت کے ساتھ طویل تھے اور ان کی کلائیوں پر بال تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم عظيم الساعدين۔
"رسالت مآب ﷺ کے دونوں بازو عظیم تھے۔"

(شاہکار ربوبیت ص ۳۱۱)

آپ ہی روایت کرتے ہیں کہ:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم عبل الذراعين
"نبی اکرم ﷺ کے مقدس بازو نہایت سطبر تھے۔"

(ایضاً ص ۳۱۲)

اور وصاف نبی فرماتے ہیں:

طَوِيْلُ الزَّنْدَيْنِ۔
"یعنی آپ کی کلائیاں موزونیت کے ساتھ لمبی تھیں۔" (شمائل ترمذی ص ۳)

؎
جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستوں
ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام
عرش پہ جس کی کمانیں چڑھ گئیں
صدقے اس بازو پہ قوت کیجئے۔

مشکل الفاظ کے معانی:

بار: وزن۔ ستون: رکن۔ ساعدین: دونوں بازو۔

دست مبارک

محبوب کے ہاتھ مبارک بہت حسین و ریشم سے زیادہ نرم اور خوشبودار تھے۔ آپ کا دست اقدس جس کو مس کر لیتا اس سے بھی خوشبو مہک اٹھتی۔ آپ جس بچے کے سر پر دست اقدس پھیر دیتے تھے وہ خوشبو میں تمام بچوں سے ممتاز ہو جاتا۔

شمائل ترمذی میں ہے:

رحب الراحة شثن الكفين والقدمين۔
"یعنی موزونیت کے ساتھ کشادہ ہتھیلیوں والے تھے اور پرگوشت ہتھیلیوں اور تلووں والے تھے۔ یعنی ہتھیلیاں اور تلوے گوشت سے بھرے ہوئے تھے۔" (ص ۳۱)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كانت كف رسول الله صلى الله عليه وسلم الين من الحرير۔
"آپ کے ہاتھ مبارک ریشم سے بھی زیادہ نرم تھے۔" (شاہکار ربوبیت ص ۳۱۶، بحوالہ ابونعیم)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے دست اقدس کو پکڑ کر اپنے چہرے اور سینے پر پھیرتے اور برکتیں اور لازوال رحمتیں حاصل کرتے۔

حضرت اسامہ بن شریک فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (آپ کی) مجلس سے جانے کے لئے اجازت چاہتے تو:

جعلوا يقبلون يده فضممت يده فاذا هي اطيب من

[illegible]

"ان تمام نے آپ کے دستِ اقدس کا بوسہ لیا، میں نے بھی آپ کا دستِ مبارک اپنے سینے سے لگایا تو وہ کستوری سے زیادہ خوشبودار تھے۔" (ایضاً مختصراً)

ع

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام
جس کے ہر خط میں موج نور کرم
اس کف بحر ہمت پہ لاکھوں سلام
میں تیرے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ
جن سے اتنے کافروں کا دفعتاً منہ پھر گیا
منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین ہے
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے
کف دریائے کرم میں ہیں رضا
پانچ فوارے جھلکنے والے

پھر اعلیٰ حضرت نے باقاعدہ طور پر ہاتھوں کی عظمت و شان اور جمال، کمال پر مکمل پندرہ (۱۵) اشعار پر مشتمل ایک کلام نظم فرمایا جو یقیناً فصاحت، بلاغت کے ماتھے کا جھومر نظر آتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔

ہے لب عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں
سنگریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں

بے نواؤں کی نگاہیں ہیں کہاں تحریر دست
رہ گئیں جو پا کے جود لا یزالی ہاتھ میں
کیا لکیروں میں یداللہ خط سرو آسا لکھا
راہ یوں اس راز لکھنے کی نکالی ہاتھ میں
جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیے
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے
ابر نیساں مومنوں کو تیغ عریاں کفر پر
جمع ہیں شان جمالی و جلالی ہاتھ میں
مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں
سایہ افگن سر پہ ہو پرچم الہی جھوم کر
جب لواء الحمد لے امت کا والی ہاتھ میں
ہر خط کف ہے یہاں اے دست بیضائے کلیم
موجزن دریائے نور بے مثالی ہاتھ میں
وہ گراں سنگی قدر مس وہ ارزانی جود
نوعیہ بدلا کیے سنگ ولآلی ہاتھ میں
دستگیر ہر دو عالم کر دیا سبطین کو
اے میں قرباں جان جاں انگشت کیا لی ہاتھ میں
جس نے بیعت کی بہار حسن پر قرباں رہا
ہیں لکیریں نقش تسخیر جمالی ہاتھ میں

حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لوں رضا
لوٹ جاؤں پا کے وہ دامان عالی ہاتھ میں

مشکل الفاظ کے معانی:

غنی: دولت مند۔ بحر سماحت: داد و دہش کا دریا۔ کف: ہاتھ۔ تکیہ: تکیے۔ بحر رحمت: رحمت کا دریا۔ دفعتاً: فوراً۔ بخشی: بخشش کرنے کی صفت۔ نرالی: انوکھی۔ سنگ: پتھر کے چھوٹے ٹکڑے۔ شیریں: میٹھا۔ مقالی: کلام۔ بے نوا: فقیر وال۔ تجری: بخشش۔ جود: سخاوت۔ زوجانی: بے جوڑ والے۔ ید اللہ: اللہ کا ہاتھ۔ تکیہ: تکیے۔ مرو: سیدھا محبوب کا ہاتھ۔ آسا: امید۔ خیساں: بالیں جو روزے چھٹے یا بعد میں برستے۔ سچی انگلواں وحریاں: لکیے میان کے۔ جمالی: نوری۔ جلالی: غضب کا اظہار۔ کونین: دنیا و آخرت۔ گو: اگرچہ۔ لواء الحمد: اس جھنڈے کا نام ہے جو قیامت کے روز حضور کے ہاتھ میں ہو گا۔ بیضائے: سفید چمکتا ہوا۔ کلیم: موسیٰ علیہ السلام کا لقب۔ موج زن: موجیں مارنے والا۔ طریقہ۔ مس: چھونا۔ ارزانی: سستا پن۔ نوعیت: طرز۔ والی: رہنمائی۔ دستگیر: ہاتھ پکڑنے والا۔ جبلین: دونوں لوائے۔ تسخیر: تابع کرنا۔ جمالی: خوبصورت۔ وارفتگی: بے خودی۔ دامان: بلند مرتبہ دامن۔ جل تھل: بحر و بر۔

* * *

دستہائے رحمت کی انگلیاں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کی انگلیاں موزونیت کے ساتھ لمبی تھیں۔ جو اپنے حسن و جمال اور اعجاز کمال میں اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہوئے اور حضور اکرم ﷺ کے سامنے ایک ڈول تھا۔ جس سے آپ نے وضو فرمایا لوگ عرض گزار ہوئے حضور، ہمارے پاس پانی نہیں جس سے وضو کریں اور پئیں سوائے اس کے جو آپ کے ڈول میں ہے۔

فوضع النبی ﷺ یدہ فی الکور فجعل الماء یفور بین
اصابعہ کامثال العیون

"تو حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس ڈول میں رکھا تو
آپ کی انگلیوں سے چشموں کی مانند پانی پھوٹنے لگا۔"

فرماتے ہیں ہم نے پیا بھی اور وضو بھی کیا۔ آپ سے پوچھا گیا تم کتنے افراد تھے؟

فرمایا:

لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا خمس عشرۃ مائۃ

"اگر ہم لاکھ افراد بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کفایت کر جاتا
لیکن ہم تھے ہی پندرہ سو۔" (مشکوۃ ص ۵۳۳)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے تو آپ کی نبوت کی نشانیوں نے آپ کے دین میں داخل ہونے کی دعوت دی تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ گہوارے میں چاند سے باتیں کرتے تھے اور اپنی انگلی سے اس کی طرف

اشارہ کرتے تھے تو چاند جھک جاتا تھا۔

(حلیہ شاہ عالم مکان ص ۲۹، بحوالہ خصائص کبریٰ)

؎

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا

ان کے ایما سے دونوں باگوں پر
خیل لیل و نہار پھرتے ہیں

انجم ہر دو عالم کر دیا سبطین کو
اے میں قرباں جان انگشت کیا کیا ہاتھ میں

پنجہ مہر عرب ہے جس سے دریا بہہ گئے
چشمہ خورشید میں تو نام کو بھی نم نہیں

ماہ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفیٰ پیارے کی قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہیں جاری
جوش پہ آتی ہے جب غم خواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

برقِ انگشت نبی چمکی تھی اس پر ایک بار
آج تک ہے سینہ مہ میں نشان سوختہ

کف دریائے کرم میں ہیں رضا
پانچ فوارے چھلکنے والے

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے ہیں خزانے
بتاؤ اے مفلسو کہ پھر تمہارا دل اضطراب میں ہے

چاند اشارے کا ہلا حکم کا باندھا سورج
واہ کیا بات شہا تیری توانائی کی

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

مشکل الفاظ کے معانی:

مہد: پنگوڑا۔ مہ: چاند۔ ایما: اشارہ۔ بالکوں: غلام۔ خیل: گھوڑوں کا گلہ۔ لیل: رات۔ نہار: دن۔ شق گشتہ: دو ٹکڑے ہونے والا۔ رجعت: واپس ہونا۔ اعجاز: معجزہ۔ غم خواری: ہمدردی۔ تشنے سیراب: پیاسوں کی پیاس بجھائی جاتی ہے۔ پنجاب: پانچ دریا۔ برق: بجلی۔ انگشت: انگلی۔ اضطراب: پریشانی۔ توانائی: قوت۔ قدرت: اختیار۔

* * *

سینہ اقدس

آپ کا سینہ چوڑا تھا اور سینہ کے اوپر کے حصے سے ناف تک مقدس بالوں کی ایک پتلی سی لکیر چلی گئی تھی۔ آپ کا سینہ معرفت الٰہی کے انوار کا سفینہ اور وحی الٰہی کا گنجینہ تھا۔

حضرت وصاف نبی ﷺ فرماتے ہیں:

عریض الصدر
"آپ کا سینہ اقدس اعتدال کے ساتھ فراخ تھا۔"

(شمائل الترمذی ص ۳۱)

مزید فرماتے ہیں:

اشعر الذراعین والمنکبین و اعالی الصدر
"سرکار دو عالم کے مبارک بازوؤں، کاندھوں اور سینہ کے بالائی حصہ پر بال تھے۔" (ایضاً)

رفع ذکر جلالت پہ ارفع درود
شرح صدر صدارت پہ لاکھوں سلام

شمع دل، مشکوٰۃ، تن، سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کیلئے آیا ہے سورہ نور کا

مشکل الفاظ کے معانی:

رفع: بلندی۔ جلالت: بزرگی۔ ارفع: بہت زیادہ بلند۔ شرح: کھلنا۔ صدر: سینہ۔ صدارت: صدر نشینی۔

قلب منور

یہ حقیقت پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ہر مرتبہ کمال پر اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم کو فائز فرمایا ہے۔ کسی اور کے لئے یہ منزلت رفیعہ ثابت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے راز اور اخلاص کا مقام انسانی دل بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس بندے کے دل کو چن لیتا ہے۔ اس کو اپنے راز کا امین بنا لیتا ہے۔ اور سب سے پہلے جس مبارک دل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے راز کا امین بنایا وہ قلب مبارک سید الخلق رحمۃ للعالمین محمد مصطفی ﷺ کا ہے۔

(سیرت مصطفی جان رحمت ص ۱۸۸، حصہ دوم، اقوال و کتب اعلیٰ حضرت ؓ)

اعلیٰ حضرت قلب محبوب ﷺ کے بارے تحریر فرماتے ہیں کہ:

صحیحین (بخاری و مسلم)

میں حضرت ابن عباس ؓ سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

ان عینی تنامان ولا ینام قلبی
”بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۳۰، باب النوم من الوضوء من النوم)

اسی طرح حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ

نے فرمایا:

”الانبیاء تنام اعینھم ولا تنام قلوبھم
”انبیاء کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتے۔“ (ایضاً)

احمد، بزار، طبرانی، بسند ثقات اس جناب (ابن مسعود) سے ہے ان اللہ تعالیٰ نظر الی قلوب العباد فاختار منہا قلب محمد صلی اللہ علیہ

وسلم فاصطفاہ لنفسہ۔

''اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی، تو ان میں سے محمد ﷺ کے دل کو پسند فرمایا، اسے اپنی ذاتِ کریم کے لئے چن لیا۔'' (فتاویٰ رضویہ، ج ۳۰ ص ۱۸۳، تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین)

اعلیٰ حضرت محبوب کے قلبِ اطہر کو یوں سلام عقیدت و محبت پیش کرتے ہیں:

ع

رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفع درود
شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام
دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام
شمعِ دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا
تو جو چاہے تو ابھی میل میرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

مشکل الفاظ کے معانی:

وراء: سوا، دور۔ غنچہ: کلی۔ وحدت: تنہائی کا بھید۔ میل: گناہوں کی سیاہی۔

* * *

شکم مبارک

نبی اکرم ﷺ کا شکم اطہر اور سینہ اقدس دونوں برابر تھے۔ یہی وہ شکم اقدس ہے جو قناعت و صبر کا نور و مرکز تھا۔ مالک کونین ہونے کے باوجود کئی کئی دن تک اس پر پتھر باندھے جاتے تھے۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ فرماتے ہیں:

سواء البطن والصدر
"یعنی آپ کا شکم اقدس سینہ مبارک کے برابر تھا۔"

(شمائل الترمذی ص ۳۰)

ع

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی:

ملک: قبضہ۔ شکم: پیٹ۔ قناعت: تھوڑی چیز پر رضامند ہو جانا۔

* * *

کمر مبارک

محبوب کریم کی کمر مبارک کی رفعت و حمت اور ظاہری و باطنی قوت و طاقت کو خدا بہتر جانتا ہے۔ کمر اس مبارک کمر پر درود و سلام عرض کرنے کا طریقہ حسان الہند اعلیٰ حضرت اس طرح بتاتے ہیں:

ع

جو کمر عزم شجاعت پہ لگی ہر بندگی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی:

عزم: ارادہ۔ شجاعت: [illegible] کی مثالیں۔ حمایت: ہمدردی۔

❀❀❀

ناف مبارک

جمہور اہل سیر کا مذہب ہے کہ حضور انور ﷺ ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا ان تمام عزت وکرامت میں سے جو رب العزت کے حضور مجھے حاصل ہے یہ ہے کہ میں ختنہ کردہ پیدا ہوا اور میری شرمگاہ کو کسی نے نہیں دیکھا۔ (سیرت مصطفیٰ جان رحمت حصہ اول ص ۲۸۹، ازکتب اعلیٰ حضرت)

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہا کیا کیا کہوں تجھے

مشکل الفاظ کے معانی:

تناہی: حد۔ بری: آزاد۔

* * *

ران مبارک

دیگر اعضاء کی طرح آپ کی ران مبارک نہایت سفید اور چمکدار تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو آپ کے مقدس ران کی اچانک زیارت نصیب ہوئی تھی۔ اس کا تذکرہ یوں کرتے ہیں:

> انحسر الازار عن فخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو راکب فی غزوۃ خیبر فانی لاری بیاض فخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
>
> ''غزوہ خیبر کے موقع پر آپ سواری پر تھے تو آپ کے مقدس ران سے کپڑا ہٹا تو میں نے اسے نہایت سفید پایا۔''

(شاہکار ربوبیت ص ۳۸۴، بحوالہ سبل الہدیٰ)

ع

اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جان جاں میں جان تجلی کہوں تجھے

* * *

زانوئے مقدس

آپ کے مبارک زانو حسن و جمال کا مرقع تھے۔ ان کی وجاہت و وقار بے مثال تھی۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضخم الكراديس

"آپ کے مقدس زانو جسم کے دیگر اعضاء کی طرح پرگوشت تھے۔"

دوسری روایت میں ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جليل المشاش

"آپ کے مبارک زانوں کی ہڈیاں دوسرے جوڑوں کی طرح عظیم تھیں۔" (شاہکار ربوبیت ص ۳۸۹)

ع

انبیاء تہ کریں زانو ان کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی:

تہ زانو: مؤدب ہو کر دو زانو بیٹھنا۔ وجاہت: عزت، رعب۔

* * *

پنڈلیاں مبارک

آپ کی پنڈلیاں پُر گوشت نہ تھی۔ بلکہ نرم، باریک، نہایت ہی چمکدار اور خوبصورت تھیں۔ جن جن صحابہ نے مبارک پنڈلیاں دیکھیں وہ جب بھی ذکر کیا کرتے تو انہیں ان کی چمک دمک یاد آجاتی اور وہ پکار اٹھتے کہ میں اب بھی اس چمک کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ آپ کی مبارک پنڈلیوں کے بارے میں فرماتے ہیں:

کان فی ساقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حموشة.

"آپ کی مبارک دونوں پنڈلیاں ضخیم نہیں بلکہ موزونیت کے ساتھ پتلی تھیں۔" (شمائل [illegible] ص ۱۰۸ [illegible] ترمذی)

ع

ساق اصل قدم شاخ نخل کرم
شمع راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی:

ساق: پنڈلی۔ اصل: جڑ۔ قدم: پاؤں۔ شاخ: ٹہنی۔ نخل: [illegible]۔ شمع: چراغ۔ اصابت: رسائی۔

* * *

قدمین شریفین

حضور اقدس ﷺ کے مقدس پاؤں چوڑے، پر گوشت، ایڑیاں کم گوشت والی، تلوا اونچا جو زمین میں نہ لگتا تھا۔ (سیرت مصطفی جان رحمت حصہ دوم ص ۸۸۵)

حضرت وصاف نبی فرماتے ہیں:

شثن القدمین
"یعنی آپ کے دونوں پاؤں مبارک پر گوشت تھے۔"

(شمائل ترمذی ص ۲۷)

اعلیٰ حضرت محبوب خدا کے قدمین شریفین کی حرمت و عظمت پر سلام عرض کرتے ہوئے یوں گویا ہیں:

ع
کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سید عالم
اس خاک پہ قرباں دل شیدا ہے ہمارا
سر فدائے راہ جاناں ہو گیا
امتحاں امتحاں ہو گیا
گزرے جس کوچہ سے شاہ گردوں جناب
آسماں آسماں آسماں ہو گیا
زہے عزت و اعتلائے محمد ﷺ
کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد ﷺ

کیا ٹھیک ہو رخ نبوی پہ مثال گل
پامال جلوہ کف پا ہے جمال گل
دل کو ہے فکر کس طرح مردے جلاتے ہیں حضور
اے میں فدا لگا کر اک ٹھوکر اسے بتا کہ یوں
ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم کی بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہ ہو
گورے گورے پاؤں چمکا دو خدا کے واسطے
نور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب تار ہے
جان و دل تیرے قدم پر وارے
کیا نصیبے ہیں تیرے یاروں کے
کس خاک پاک کی تو بنی خاک پا شفا
تجھ کو قسم جناب مسیحا کے سر کی ہے
عنبر زمین عبیر ہوا مشک ترغبار
ادنیٰ سی یہ شناخت تیری رہ گزر کی ہے
اٹھی جو گرد رہ منور وہ برسا کہ راستے بھر
گھرے تھے بادل بھرے تھے جل تھل امنڈ کے جنگل ابل رہے تھے
یہ جوشش نور کا اثر تھا کہ آب گوہر کمر کمر تھا
صفائے رہ سے پھسل پھسل کر ستارے قدموں پہ لوٹتے تھے
سنا یہ اتنے میں عرش حق نے کہ لے مبارک ہوں تاج والے
وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاج شرف تیرے تھے

کس کا منہ تکیے کہاں جائیے کس سے کہیے
تیرے ہی قدموں پہ مٹ جائے یہ پالا تیرا

ان کے قدم سے سلعۂ غالی ہو جناں
واللہ میرے گل سے ہے جاہ و جلال گل

ان کے نقش پا پہ غیرت کیجئے
آنکھ سے چھپ کر زیارت کیجئے

غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اس رہ گزر کو پائیں
ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے

مشکل الفاظ کے معانی:

خاک: مٹی۔ گزر: گزرنے کا راستہ۔ کف پا: پاؤں کا تلوا۔ حرمت: عزت۔ سرفدائے: قربان۔ گرے: گئے۔ گردوں: فلک۔ واہ: واہ واہ۔ اٹھائے: رفعت۔ زیر پا: پاؤں کے نیچے۔ جلائے: زندہ کرتے۔ تڑکا: صبح۔ شب تار: اندھیری رات۔ عنبر: بہترین خوشبو کا نام ہے جو سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔ عبیر: یہ مشک گلاب صندل ملا کر بناتے ہیں۔ مشک: کستوری جو ہرن کے نافہ سے نکلتی ہے۔ غبار: مٹی۔ جوشش: تیزی۔ صفائے رہ: راستے کی صفائی۔ شرف: بزرگی۔ سلعۂ غالی: قیمتی اشیاء۔ جناں: جنت۔ جاہ و جلال: شان و شوکت۔

* * *

قدمین شریفین کے تلوے

محبوب ﷺ کے تلوے مبارک پر گوشت اور قدرے گہرے تھے۔ لیکن اتنے گہرے بھی نہ تھے کہ زمین سے زیادہ بلند ہوں اور نہ ہی اتنے برابر کہ بالکل تلوے برابر ہوں۔ یوں کہیے کہ موزونیت و اعتدال کے دائرے میں تھے۔ دیگر اعضاء کی طرح:

حضرت ہند بن ابی ہالہ فرماتے ہیں:

شثن القدمین خمصان الاخمصین
''آپ کے دونوں قدم پر گوشت تھے اور ان کے تلوے قدرے گہرے۔'' (شمائل ترمذی ص ۳۱)

حضرت میمونہ بنت کردم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے والد گرامی نے آپ کے مبارک قدم کو مس کرنے کے بعد بتایا:

فقبضت علی رجله فما رأیت شیئا ابرد منها.
''میں نے آپ کے مبارک پاؤں کو مس کیا تو ان سے بڑھ کر میں نے کسی شے کو ٹھنڈا نہیں پایا۔''

(شاہکار ربوبیت بحوالہ دلائل النبوہ)

اعلیٰ حضرت ان تلووں کی تعریف و توصیف یوں کرتے ہیں:

ع

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھے
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا
نیم جلوے کی نہ تاب آئے قمرساں تو سہی
مہر اور ان تلووں کی آئینہ داری واہ واہ

لب پہ کس منہ سے غم الفت لائیں کیا بلا دل ہے الم جس کا سنائیں
ہم تو ان کے کف پا پر مٹ جائیں ان کے در پہ جو مٹا کرتے ہیں
بچا جو تلوؤں کا ان کے دھوون بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنہوں نے دولہا کی پائی اترن وہ پھول گلزار نور کے تھے

دل کرو ٹھنڈا میرا وہ کف پا چاند سا
سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود
طارم اعلیٰ کا عرش جس کف پا کا فرش
آنکھوں پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود
جس کے تلوؤں کا دھوون ہے آب حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی ﷺ
کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
دب کے زیر پا نہ گنجائش سمانے کی رہی
بن گیا جلوہ کف پا کا ابھر کر ایڑیاں
وہ قمر وہ پنجہ خور وہ ستارے وہ ہلال
ان کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں

مشکل الفاظ کے معانی:

الم: درد: نیم: آدھا۔ تاب: برداشت۔ ساں: مانند۔ آئینہ واری:

آئینہ رنگت۔ طارم: اونچی مقام۔ دھوون: غسالہ، استعمال شدہ پانی۔ آبِ حیات: ہمیشہ کی زندگی دینے والا۔ دب: دفن ہو گئے۔ زیرِ پا: پاؤں کے نیچے۔ وسعے: وسعت۔ خور: سورج۔ ہلال: پہلی رات کا چاند۔ اطہر: پاکیزہ۔

* * *

ایڑیاں مبارک

قدمین شریفین کے بیان میں گزر چکا کہ نبی اکرم ﷺ کی مبارک ایڑیوں پر کم گوشت تھا اور حسین اتنی تھیں کہ کسی صاحب حسن و جمال آدمی کا رخسار بھی ایسا خوبصورت نہیں اور ہیبت و جلال اور وصف و کمال وہ کہ آج تک چشم عالم نے ان کے سوا کسی اور میں نہ دیکھا۔

حضرت جابر بن سمرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ

منہوس العقب

"یعنی محبوب ﷺ کی ایڑیوں پر گوشت کم تھا۔"

(شمائل ترمذی ص ۳۲)

حسان الہند سرکار اعلیٰ حضرت ﷫ نے محبوب ﷺ کی ایڑیوں کے جاہ و جلال اور اعجاز و شان پر مکمل کلام نظم فرمایا ہے، ملاحظہ کیجئے:

ع

عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں
عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں
جابجا پرتو فگن ہیں آسماں پر ایڑیاں
دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ اختر ایڑیاں
نجم گردوں تو نظر آتے ہیں چھوٹے اور وہ پاؤں
عرش پر پھر کیوں نہ ہوں محسوس لاغر ایڑیاں
دب کے زیرِ پا نہ ہو گنجائش سمانے کی رہی
بن گیا جلوہ کف پا کا ابھر کر ایڑیاں

دو قمر دو پنجہ خود دو ستارے دس ہلال
ان کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں

ہائے اس پتھر سے اس سینے کی قسمت پھوڑے
بے تکلف جس کے دل میں یوں کریں گھر ایڑیاں

تاج روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں
رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

ایک ٹھوکر میں احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

چرخ پر چڑھتے ہی چاندی میں سیاہی آگئی
کر چکی ہیں بدر کو ٹکسال باہر ایڑیاں

اے رضا طوفان محشر کے تلاطم سے نہ ڈر
شاد ہو ہیں کشتی امت کو لنگر ایڑیاں

مشکل الفاظ کے معانی:

عارض: رخسار۔ انور: زیادہ نورانی۔ خوشتر: بہت زیادہ اچھی۔ جابجا: ہر جگہ۔ پرتوفگن: روشنی ڈالنے والی۔ اختر: ستارے۔ نجم: ستارے۔ گردوں: آسمان۔ لاغر: دبلا۔ پھوڑے: پھٹ جائے۔ بے تکلف: بے دھڑک۔ تاج: شاہی کلاہ۔ روح القدس: جبریل امین۔ واللہ: خدا کی قسم۔ پاکیزہ۔ گوہر: جوہر، موتی۔ وقار: عزت، جاہ و جلال۔ چرخ: آسمان۔ ٹکسال: سکہ بنانے کی جگہ۔ تلاطم: موج۔ شاد: خوش۔ لنگر: محافظ، مددگار۔

* * *

قدمین شریفین کے ناخن مبارک

نبی اکرم ﷺ کے پاؤں کی انگلیاں اعلیٰ درجے کی خوبصورت اور لمبی تھیں، اور ان پر ناخن مبارک سبحان اللہ! وہ تو گویا بدر و ہلال محسوس ہوتے۔ شمائل ترمذی میں ہے کہ:

سائل الاطراف

"یعنی محبوب ﷺ کے قدمین طیبین کی انگلیاں بہت خوبصورت اور لمبی تھیں۔" (ص ۳۰)

آپ کے پاؤں مبارک کی انگلیوں کے حسن و جمال کے بارے حضرت میمونہ بنت کردم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ کے مبارک پاؤں کی انگلیوں کی زیارت کی:

فما نسیت طول اصبع قدمه السبابة علی سائر اصابعه

سبابہ (شہادت والی انگلی) پاؤں کی دوسری انگلیوں پر حسن طول میں آج تک نہیں بھولی، یعنی جب بھی آپ کا تصور کرتی ہوں تو انگلیوں کا حسن و جمال میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

(شاہکار ربوبیت بحوالہ الانتصار ص ۴۳ مطبوعہ [illegible])

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ان انگلیوں اور ناخنوں کی عزت و رفعت بایں الفاظ بیان کرتے ہیں۔

ع

دو قمر دو پنجہ خود دو ستارے دس ہلال
ان کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں

دل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخن پا کا
اتنا بھی مہِ نو پہ نہ اے چرخِ کہن پھول

جانوں پہ جاں پڑ گئے للہ وقت ہے
مشکل کشائی آپ کے ناخن اگر کریں

عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

مشکل الفاظ کے معانی:

شیدائی: عاشق۔ ناخن پا: پاؤں کے ناخن۔ مہِ نو: ابتدائی چند تاریخوں کا چاند۔ چرخ: آسمان۔ کہن: بڑی عمر کا، بوڑھا۔ پھول: مست اترا، ناز نہ کر۔ جانوں: جنھیں ہم بھی جاندار کو سمجھتے ہیں۔ للہ: خدا کیلئے۔ مشکل کشائی: مشکلات کو حل کرنے والا۔ بشارت: خوشخبری۔

* * *

قد مبارک

محبوب مدینہ ﷺ کی قامت زیبا یعنی قد مبارک باغ قدس اور بوستان انس کی شاخ تھا یعنی لطافت و نزاکت کا پیکر، انتہائی دلکش اور جاذب النظر۔ جو بھی دیکھتا بس دیکھتا ہی رہ جاتا۔ قد مبارک نہ کوتاہ تھا نہ بہت دراز، لیکن مائل بہ دراز تھا۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق ہے کہ آپ میانہ قد تھے لیکن یہ آپ کی معجزانہ شان تھی کہ ہزاروں انسانوں میں بھی کھڑے ہوتے تو آپ کا سر انور سب سے بلند دکھائی دیتا۔

سرکار ﷺ کے قامت زیبا کے بارے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

بابی وامی کان ربعة...

''میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ میانہ قد تھے۔''

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۶۳۳، لمعۃ الضحیٰ)

اور لطافت کی حد یہ ہے کہ جسم انور کا سایہ نہ تھا۔ (اس کی تحقیق کے لئے اعلیٰ حضرت کی کتاب ''نفی الفئی'' کا مطالعہ کیجئے)۔

؎

قد بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظل ممدود رحمت پہ لاکھوں سلام
طائران قدس جس کی ہیں قمریاں
اس کی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

تیرا قد تو نادر دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سرو چماں تجھے

بے گل باغ قدس رخسار زیبائے حضور
سرو گلزار قدم قامت رسول اللہ کی

تیرا قد مبارک گلبن رحمت کی ڈالی ہے
اسے بو کر تیرے رب نے بنا رحمت کی ڈالی ہے

یاد قامت کرتے اٹھے قبر سے
جان محشر پہ قیامت کیجئے

گیسو و قد لام الف کردو بلا منصرف
لا کے تہ تیغ لا تم پہ کروڑوں درود

شاخ قامت شہ میں زلف و چشم و رخسار و لب ہیں
سنبل نرگس گل پنکھڑیاں قدرت کی کیا پھولی شاخ

سر تا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

سرو کہوں کے مالک و مولی کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے
گل زار قدس کا گل رنگیں ادا کہوں
درمان درد بلبل شیدا کہوں تجھے

بے داغ لالہ یا قمر بے کلف کہوں
بے خار گلبن چمن آرا کہوں تجھے

قد نبی کے سوا کچھ ہمیں نہیں بھاتا
ہمارے آگے کوئی ذکر سرو کا نہ کرے

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

مشکل الفاظ کے معانی:

مرحمت: مہربانی، رحمت۔ ظل: سایہ۔ ممدود: دراز۔ رافت: مہربانی۔ طائران: پرندے۔ قدس: پاک، مراد فرشتے ہیں۔ قمریاں: فاختہ کی شکل سفید خوش الحان پرندہ۔ کف: دست۔ نادر: کمیاب۔ دہر: زمانہ۔ چماں: ناز و انداز سے چلنے والا۔ قدسی: پاکیزہ۔ زیبائے: خوبی۔ سرو: سیدھا ایک درخت کا نام۔ قدم: آگے جانے والے سے اونچے۔ قامت: قد۔ گلبن: گلاب۔ بنا: بنیاد۔ گیسو، قد لام الف: جسم کی لمبائی۔ بلا: "لا" کے انکار سے۔ تہ: نیچے۔ تیغ: تلوار۔ سنبل: خوشبو۔ بال، نرگس: زرد و سفید آنکھ کی شکل پھول۔ پنکھڑیاں: پھول کی پتیاں۔ قدرت: خدا کی شان۔

* * *

جسم انور کی نظافت و نفاست

آپ ﷺ کا جسم انور لطیف ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت ہی نظیف تھا اور یہ نظافت آپ کو اللہ تعالیٰ نے ولادت کے موقع سے عطا فرما دی تھی۔ آپ کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ولدته نظيفا ما به قذر

"میں نے آپ کو ایسا نظیف جنا کہ آپ کے جسم اطہر پر کوئی میل نہ تھی۔" (شاہکار ربوبیت ص [illegible])

محبوب اللہ کے جسم انور کی نظافت و نفاست کی حد یہ ہے کہ آپ کے بدن مبارک پر کبھی مکھی نہ بیٹھی تھی۔ مولانا جمیل قادری رضوی صاحب اس حوالے سے تحریر کرتے ہیں کہ:

"حضور اقدس ﷺ کے خصائص میں سے جسم اقدس و لباس انفس پر مکھی کا نہ بیٹھنا بھی ہے۔"

شفائے قاضی رحمۃ اللہ علیہ میں ہے:

وان الذباب كان لا يقع على جسده ولا ثيابه

"مکھی آپ کے جسم اقدس اور لباس اطہر پر نہ بیٹھتی تھی۔"

ابن سبع نے خصائص میں ان لفظوں سے ذکر کیا کہ مکھی آپ کے کپڑوں پر نہ بیٹھتی تھی اور یہ بھی زیادہ کیا کہ جوئیں آپ کو نہیں ستاتی تھیں۔

اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی شرح شمائل میں ہے کہ:

ان البعوضة لا يمتص دمه

"کہ مچھر آپ کا خون نہیں چوستے تھے۔"

من اکرم مرسل عظیم علا
لم تدن زیادۃ اذا ما علا
بذا عجب لم یذق اونظر
فی الموجودات من حلاہ احلا

آپ بزرگ ترین عظیم مٹھاس والے رسول ہیں، یہ عجیب بات ہے کہ آپ کی مٹھاس کے باوجود بھی آپ کے قریب نہ جاتی تھی اور کسی بھی صاحب نے موجودات میں آپ کی مٹھاس سے زیادہ مٹھاس نہ چکھی۔

(ماخوذ از سیرت مصطفیٰ جان رحمت ص ۸، ۹۰۲، [illegible] مکتبہ اعلیٰ حضرت)

سا

عرش کی زیب و زینت پہ عرش درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام
نور عین لطافت پہ الطف درود
زیب و زین نظافت پہ لاکھوں سلام
کس وجہ ہے روشن تن محبوب الٰہ
جامہ سے عیاں رنگ بدن ہے واللہ
کپڑے یہ نہیں میلے ہوئے اس گل کے
فریاد کو آئی ہے سیاہی گناہ
میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کورا ہی کرتا نور کا

مشکل الفاظ کے معانی:

زیب: زینت۔ عرشی: عرش کے لائق۔ طیب: خوشبو۔ نزہت: پاکیزگی۔ تن محبوب: اللہ کے محبوب کا جسم۔ جامہ: لباس۔ عیاں: ظاہر۔ کورا: نیا، اچھوتا۔

جسم منور کی لطافت و نزاکت

نبی اکرم ﷺ کا جسم منور حسن و جمال کا بے مثال شاہکار ہونے کے ساتھ ساتھ لطافت و نزاکت کی اعلیٰ درجہ کی خوبیوں سے متصف تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس قواما واحسن الناس وجها واطیب الناس ریحا والین الناس کفا

"رسول اللہ ﷺ کے جسم پاک کی بناوٹ تمام جہاں سے بہتر، چہرہ تمام جہاں سے خوب تر، مہک سارے زمانے سے خوشبو تر، ہتھیلیاں سب لوگوں سے نرم تر۔" (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۶۳۳، لمعۃ الضحیٰ)

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقیق البشرۃ

"آپ کا جسم انور نہایت ہی نرم تھا۔"

(شاہکار ربوبیت ص ۴۱۶، بحوالہ الشفاء)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فما مسست شیئا قط الین من جلد رسول اللہ۔

"میں نے آپ ﷺ کے جسم اطہر سے بڑھ کر کسی نرم شے کو مس نہیں کیا۔" (ایضاً بحوالہ سبل الہدیٰ)

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

غصنا بین غصنین فهو انضر الثلاثة منظرا

"آپ کا وجود اقدس اس تروتازہ شاخ کی طرح تھا جو دو شاخوں کے درمیان ہو اور آپ تینوں میں خوشنما نظر آتے۔"

(ایضاً ص ۴۱۷، بحوالہ دلائل النبوۃ)

اور پھر لطافت کی حد تو یہ ہے کہ جسم انور کا سایہ تک نہ تھا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ محبوب کے جسم اطہر کی لطافت اور عدم سایہ کے متعلق رقمطراز ہیں:

"چنانچہ نبی کریم ﷺ تمام نوروں کے نور اور ہر شمس و قمر کے مدد ہیں آپ کے رب نے اپنی کتاب کریم میں آپ کا نام نور اور سراج منیر رکھا ہے۔ اگر آپ جلوہ فگن نہ ہوتے تو سورج روشن نہ ہوتا۔"

نہ آج کل سے ممتاز ہوتا اور نہ ہی شمس کے لئے وقت کا تعین ہوتا۔

الی ان قال۔

"بے شک اس مہر سپہر اصطفاء ماہ سپہر اجتباء ﷺ کے لئے سایہ نہ تھا، اور یہ امر احادیث و اقوال کرام سے ثابت اور اکابر ائمہ و جہابذ فضلاء (پھر اس مقام پر اعلیٰ حضرت نے تیس کے قریب چوٹی کے علماء و فضلاء کے نام اور ان کی کتب کے نام تحریر کر کے فرماتے ہیں) وغیرہم اسلاف ناصحین، مقتدایان کہ آج کل کے مدعیان خام کار ان کی شاگردی بلکہ کلام سمجھنے کی بھی لیاقت نہیں، خلفاً عن سلف دائماً اپنی تصانیف

میں اس کی تصریح کرتے آئے اور شیخ محقق قاضی [illegible] نے باہم اتفاق کر کے اس کی تاسیس و تشیید کی۔"

حکیم ترمذی نے ذکوان سے روایت کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یری له ظل فی شمس ولا قمر

"سرور عالم ﷺ کا سایہ نظر نہ آتا تھا دھوپ میں نہ چاندنی میں۔" (فتاویٰ رضویہ، ج ۳۰، ص ۶۹۵، ۶۹۱ ملخصاً)

ع

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

نور عین لطافت پہ الطف درود
زیب و زین نظافت پہ لاکھوں سلام

سرتا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

گل زار قدس کا گل رنگیں ادا کہوں
درمان درد بلبل شیدا کہوں تجھے

تیرا قد مبارک گلبن رحمت کی ڈالی ہے
اسے بو کر تیرے رب نے بنا رحمت کی ڈالی ہے

جلتی تھی زمیں کیسی، تھی دھوپ کڑی کیسی
لو وہ قد بے سایہ اب سایہ کناں آیا

پھر اعلیٰ حضرت ﷫ نے محبوب کی نورانیت پر ۱۵۹ اشعار پر مشتمل ایک

ایک قصیدہ نوریہ نظم فرمایا کہ جو اسم با مسمّی ہونے کے ساتھ ساتھ دنیائے ادب و سخن کے لئے بھی ایک عظیم اور بے مثال تحفہ ہے اس کے کچھ اشعار آپ بھی ملاحظہ فرمائیں:

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
بارھویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا اک اک ستارا نور کا
آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا
ماہ سنت مہر طلعت لے لے بدلا نور کا
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سرجھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا
شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا
میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کورا ہی کرتا نور کا
تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا
نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

اشیع واضح تھا تیری صورت ہے معنی نور کا
یوں مجازا چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

یہ جو مہر و ماہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے در کی ہے استعارا نور کا

اے رضا یہ احمد نوری کا فیض نور ہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر
سید بے سایہ کے ظل لوا کا ساتھ ہو

مشکل الفاظ کے معانی:

سایہ کناں: سایہ کرنا۔ باڑا: خیرات۔ مجرا: آداب بجالانا۔ برج: سیارے کا مقام، آسمانی دائرے کو بارہ حصوں پہ تقسیم کیا گیا ہے ان کو برج کہتے ہیں۔ بدعت: دین میں خرابی والی نئی بات۔ ظلمت: تاریکی۔ بدا: تبدیل ہوا۔ ماہ: چاند۔ مہر: سورج۔ طلعت: نکلنا۔ بدلا: انتقام۔ دوشالہ: چادروں کا جوڑا مراد دو صاحبزادیاں حضرت رقیہ و ام کلثوم جو یکے بعد دیگرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ ذوالنورین: دو نور والے۔ اطلاق: بولا جانا۔ استعارہ: مانگ لینا، حقیقی اور مجازی معنی کے درمیان تشبیہ کا علاقہ۔ غزل: وہ نظم جس میں حسن و جمال بیان کیا جائے۔ قصیدہ: تعریف یا برائی لکھی جائے اول بیت کے دونوں مصرعے اور باقی اشعار کے مصرعے ثانی ہم قافیہ و ردیف ہوں، جس کے کم از کم پندرہ شعر ہوں۔

سرد مہری: بے مروت و بے وفا ہونا۔ ظل: سایہ۔ لوا: جھنڈا۔

جسم مطہر کی خوشبو مبارک

ایک وصف ذاتی حضور ﷺ میں یہ تھا کہ خوشبو لگائے بغیر آپ سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ کوئی خوشبو اس کو نہ پہنچ سکتی تھی۔ (سیرت رسول عربی ص ۱۸۱)

حضرت انس ؓ کی روایت پیچھے گزری جس میں وہ فرماتے ہیں کہ:

اطیب الناس ریحا

"(یعنی آپ ﷺ کی) مہک سارے زمانے سے خوشبوتر (تھی)" (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۶۳۳ لمعۃ الضحیٰ)

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ:

"میں نے کسی کستوری یا عبیر کو بوئے رسول اللہ ﷺ سے خوشتر نہ پایا۔" (سیرت رسول عربی ص ۱۸۱)

حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا ہے، میں اسے اس کے خاوند کے گھر بھیجنا چاہتا ہوں، میرے پاس خوشبو نہیں، آپ کچھ عنایت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ کل تم ایک چوڑے منہ والی شیشی اور کسی درخت کی لکڑی میرے پاس لے آنا۔ دوسرے روز وہ شخص شیشی اور لکڑی لے کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اپنے دونوں بازوؤں سے اس میں اپنا پسینہ ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ بھر گئی۔ پھر فرمایا اسے لے جا اپنی بیٹی سے کہہ دینا کہ اس لکڑی کو شیشی میں تر کر کے مل لیا کرے۔ پس وہ آپ کے پسینہ مبارک کو لگاتی۔ تمام اہل مدینہ کو اس کی خوشبو پہنچتی، یہاں تک کہ ان کے گھر کا نام "بیت المطیبین" (خوشبو والوں کا گھر) ہو گیا۔ (ایضاً ص ۱۸۱، ۱۸۲)

بنی عطر محبوب کبریا سے
عبائے محمد قبائے محمد ﷺ

مشکبو زلف سے رخ چہرے سے بالوں میں شعاع
معجزہ ہے حلب زلف و ستارِ عارض

اشک برساؤں چلے کوچہ جاناں سے نسیم
یا خدا جلد کہیں نکلے بخار دامن

مشک سا زلف شہ و نور فشاں روئے حضور
اللہ اللہ حلب جیب و تتار دامن

رخ انور ہے یا مہر و ماہ یہ بھی نہیں وہ نہیں
شب زلف یا مشک ختا یہ بھی نہیں وہ نہیں

جب صبا آتی ہے طیبہ سے ادھر کھلکھلا پڑتی ہیں بکھری کلیاں
پھول جامے سے نکل باہر [illegible] کی [illegible] کرتے ہیں

مشکبو کر دیے ہیں کس پھول کا جھاڑا ان سے
[illegible] سارا ہوئے سارے گیسو

مہکی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

کیا مدینے سے صبا آئی کہ پھولوں میں ہے آج
کچھ نئی بو بھینی بھینی پیاری پیاری واہ واہ

کوچہ گیسوئے جاناں سے چلے عنبریں نسیم
بال و پر افشاں ہوں یا رب بلبلان عرب

کیا مہکتے ہیں مہکنے والا
بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے
بزم ثنائے زلف میں میری عروس فکر کو
ساری بہار ہشت خلد چھوٹا سا عطر دان ہے
انہی کی بو مایۂ سمن ہے انہی کا جلوہ چمن چمن ہے
انہی سے گلشن مہک رہے ہیں انہی کی رنگت گلاب میں ہے
وہ ہے بھینی بھینی وہاں مہک کہ بسا ہے عرش سے فرش تک
وہ ہے پیاری پیاری وہاں چمک کہ وہاں کی شب بھی نہار ہے
یہ صبا سنک وہ کلی چٹک یہ زباں چہک لب جو چھلک
یہ مہک جھلک یہ چمک دمک سب اسی کے دم کی بہار ہے
بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں ہیں دل کی ہوا یہ کدھر کی ہے
دلہن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلاف مشکیں جو اڑ رہا تھا غزال نافے بسا رہے تھے
بدلی کے نقش سم کے صدقے وہ گل کھلائے کہ سارے رستے
مہکتے گلبن مہکتے گلشن ہرے بھرے لہلہا رہے تھے
سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ
طیبہ سے آکر صبا تم پہ کروڑوں درود
برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروڑوں درود

مشکل الفاظ کے معانی:

نشوونما: بالیدگی۔ غنچوں: کلیوں۔ نکہت: مہک۔ خوشبو۔ بھینی مہک: بڑی لطیف خوشبو، ہلکی ہلکی بو۔ دل بستہ: دل لگا ہوا۔ گشت: ہو گیا۔ نسیم: ٹھنڈی نرم ہوا۔ شمیم: خوشبو۔ گل: پھول۔ دریدہ: پھٹا ہوا۔ کوچہ: گلی۔ یوسفستان: یوسف علیہ السلام کی جگہ۔ گوشہ: کونہ۔ کنعان: یعقوب علیہ السلام کے شہر کا نام۔ آس: امید۔ پھولے پھلے۔ پھول آ کر پھل لگے۔ بے فصل: بے موسم۔ گلستان: باغ۔ بستی: خوشبودار۔ محبوبی: پیارا۔ کبریا: بزرگی، اللہ کا نام۔ [illegible]: جب۔ قبائے: اوور کوٹ۔ صبا: ہوا۔ یکسر: ایک دم۔ جامے سے باہر ہونا: آپے سے باہر ہونا۔ جھالا: بارش۔ سوریو: اے سوروں۔ بھٹکنے: ادھر ادھر پھرنا۔ بزم: محفل۔ ثنائے: تعریف۔ [illegible]: روغن۔ ہشت: آٹھ۔ عطرداں: خوشبوئیں رکھنے کا [illegible]: پونچھی۔ [illegible]: ہتھیلی۔ سبک: تیزی سے چلنے والی۔ گل چٹک: کلی کا کھل جانا۔ چہک: زبان کا خوش الحانی سے بات کرنا۔ لب جو جھلک: دریا کے کنارے پہ رونق۔ دم: جان۔ آنچلوں: دامن۔ عطریں: خوشبودار۔ غزال: ہرن۔ نافے: جس کے اندر خوشبو ہوتی ہے۔ براق: جنتی سواری۔ نقش سم: کھر کا نشان۔ گلگوں: سرخ گلاب۔ لہلہا: لہراتا ہوا۔ داغ: زخم کے نشان۔ جھڑی: تیز بارش۔ پھولیں: سرسبز و شاداب۔ نعم: نعمتوں۔

* * *

سراپائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم در سلام رضا

چاند سے منہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام
وصف جس کا ہے آئینہ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام
مہر چرخ نبوت پہ روشن درود
گل باغ رسالت پہ لاکھوں سلام
بے سہیم و قسیم وعدیل و مثیل
جوہر فرد عزت پہ لاکھوں سلام

زلف عنبریں:

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکۂ ابر رأفت پہ لاکھوں سلام
لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

سر انور:

جس کے آگے سر سروراں خم رہیں
اس سرتاج رفعت پہ لاکھوں سلام

پیشانی مبارک:

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

ابرو مبارک:

جن کے سجدہ کو محراب کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

پلکیں مبارک:

ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
ظلہ قصر رحمت پہ لاکھوں سلام
اشکباری مژگاں پہ برسے درود
سلک در شفاعت پہ لاکھوں سلام

چشمان مبارک:

معنی قَدْرَاٰی مقصد مَاطَغٰی
نرگس باغ قدرت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنائیت پہ لاکھوں سلام

ناک مبارک:

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

رخسار مبارک:

جن کے آگے چراغ قمر جھلملائے
ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام
ان کے خد کی سہولت پہ بے حد درود
ان کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

کان مبارک:

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

منہ مبارک:

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
جس کے پانی سے شاداب جانِ جناں
اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کنویں شیرہ جاں بنیں
اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

زباں مبارک:

وہ زباں جس کو سب ''کن'' کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں سلام
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
وہ دعا جس کا جوبن بہار قبول
اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام

گلا مبارک:

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

لب مبارک:

پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

دانت مبارک:

جن کے گچھے سے لچھے جڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

داڑھی مبارک:

خط کی گردن دہن وہ دل آرا پھبن
سبزہ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام
ریش خوش معتدل ریش مرہم دل
ہالۂ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام

چہرۂ انور کا پسینہ مبارک:

شبنمِ باغِ حق یعنی رخ کا عرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

کندھے مبارک:

دوش بر دوش ہے جن سے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

پشت مبارک:

روئے آئینۂ علم پشتِ حضور
پشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

مہرِ نبوت:

حجرِ اسود کعبۂ جان و دل
یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

بازو مبارک:

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کلائیاں مبارک:

کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستون
ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ مبارک:

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ مبارک کی لکیریں:

جس کے ہر خط میں موج نور کرم
اس کف بحر ہمت پہ لاکھوں سلام

ہاتھوں کی انگلیاں مبارک:

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

سینہ مبارک:

رفعِ ذکر جلالت پہ ارفع درود
شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام
''دل'' سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

شکم مبارک:

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

کمر مبارک:

جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کے بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

زانو مبارک:

انبیاء تہہ کریں زانو ان کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

پنڈلیاں مبارک:

ساق اصل قدم شاخ نخل کرم
شمع راہ اصابت پہ لاکھوں سلام

قدم مبارک:

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

ناخن مبارک:

عہد مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

قد مبارک:

قد بے سایہ کے سایہ مرحمت
ظل ممدود رحمت پہ لاکھوں سلام
ان کے خد کی سہولت پہ بے حد درود
ان کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام
طائران قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سروِ قامت پہ لاکھوں سلام

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

جملہ اعضائے مقدسہ:

الغرض ان کے ہر مو پہ لاکھوں سلام
ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

طبیعت مبارک:

سیدھی سیدھی روش پہ کروڑوں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام
نرمی خوئے لینت پہ دائم درود
گرمی شان سطوت پہ لاکھوں سلام

پاکیزگی و خوشبو مبارک:

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام
نور عین لطافت پہ الطف درود
زیب زین نظافت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پہ مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

خلاصہ سلام رضا:

ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

بے مثل تمنائے رضا:

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

* * *

التماس خاص

ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے محبوب ﷺ سے جس قدر ممکن ہو اپنے تعلق غلامی کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ یہ نسبت جتنی زیادہ قوی ہوگی بندہ اتنا ہی اچھا اور بڑا مسلمان اور اپنے رب کے قریب ہوگا۔ خدا نہ کرے اگر اس میں ہی یہ خامی رہ گئی تو سمجھ لیا جائے کہ لاکھ اعمال صالح ہونے کے باوجود سب کچھ نامکمل ہے۔ اعلیٰ حضرت رقمطراز ہیں کہ:

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے کہ میری جان ہیں یہ

اب یہ سوال فطری طور پر دل میں ابھرتا ہے کہ وہ کون سے ذرائع اور طرق ہیں کہ ان کے ذریعے اس مقصد میں کامیابی میسر آسکتی ہے؟

تو اس کے کئی جوابات ہیں۔ مثلاً۔

۱۔ یہ کہ آپ پر کثرت سے درود و سلام پڑھا جائے۔

۲۔ آپ کے معجزات و کمالات، شان و عظمت اور خصائص و شمائل وغیرہ کو پڑھا سنا جائے۔

۳۔ خصوصاً آپ کی سیرت طیبہ پر لکھی گئی کتب کا مطالعہ کیا یا علماء حق کے بیانات سنے جائیں۔

۴۔ بالخصوص آپ کے حلیہ اقدس کے بارے تو ہر مسلمان کو ضرورت ہونی چاہیے۔ کیونکہ ایک امتی جب اپنے محبوب نبی ﷺ کے حسن و جمال

اور وصف و کمال کے بارے جانے گا تو خود بخود محبوب کی جانب مائل ہو گا۔ نتیجۃً اس کی نسبت مصطفوی ﷺ مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جائے گی۔

چونکہ:

آج کا مسلمان دن بدن سہل پسند اور دین سے دور ہوتا جا رہا ہے (الا ماشاء اللہ) اس کے لئے فرائض و واجبات کی ادائیگی کے لئے وقت نکالنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ یا پھر نکالتا ہی نہیں۔ چہ جائیکہ مذہبی کتب کا مطالعہ کرے۔

فقیر فیضی بطور دین کا ادنی طالب علم ہونے کے اپنے احباب سے عرض گزار ہے کہ کیوں نا ایسا طریقہ تلاش کیا جائے کہ تھوڑے وقت اور تھوڑی محنت سے سیرت و صورت مصطفی ﷺ کے بارے زیادہ سے زیادہ جانکاری حاصل ہو سکے تو اس کیلئے میرے خیال میں "سلام رضا" سے بہتر اور قوی دیگر کوئی طریقہ نہیں۔

کیونکہ مجدد اعظم حسان الہند اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس کلام میں نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت سے لے کر وصال ظاہری تک کے معجزات و کمالات کا اجمالی سہی مگر نہایت ہی جامع انداز میں بیان فرما دیا ہے۔

پھر آپ کے حسن و جمال، بلکہ انفرادی طور پر اعضا میں سے ہر ایک کے بارے، آپ کی ازواج مطہرات اور دیگر صحابہ، اہلبیت کے بارے، ائمہ مجتہدین، اولیاء اللہ کے بارے اور تاریخ اسلام و سیرت کے بارے معلومات

فراہم کیں کہ جو سینکڑوں کتب کے مطالعہ کے بعد بھی شاید حاصل نہ ہوں۔ گویا سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔

یہ کلام مبارک اپنے بھی نعت کی نعت ہے اور درود و سلام کا درود و سلام ہے۔

اس کو اس لئے بھی ترجیح حاصل ہو گی چونکہ نثر کی نسبت نظم جلدی یاد ہو جاتی ہے اور دیر تک دل و دماغ میں محفوظ رہتی ہے۔

اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ اگر ممکن ہو تو سارا "سلام" یاد کر لے ورنہ کم از کم وہ اشعار کہ جن میں سراپائے اقدس بیان ہوا وہ ضرور یاد کر لینے چاہئے۔ (قارئین کی سہولت کے لئے راقم نے وہ اشعار یکجا کر دیئے ہیں جیسا کہ ابھی گزرا)

کیونکہ جب الفاظ کے ذریعے سراپائے محبوب ﷺ دل و دماغ میں آ گیا تو عین ممکن ہے کہ صاحب علیہ السلام حقیقت میں بھی کرم فرما کر اپنی زیارت سے مشرف فرما دیں۔

ع

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی آہ کرے دل سے

آخر میں میں اپنے قارئین سے دعا کی التماس کرتے ہوئے اپنی کم مائیگی، بے بضاعتی، بے علمی اور فن تحریر سے نا آشنائی کا اعتراف کرتے ہوئے عرض گزار ہوں کہ:

فَاِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاِنْ كَانَ خَطَاءً فَمِنِّيْ۔

یعنی اگر (ان الفاظ کی ترتیب کے مجموعے میں) درستگی ہے تو وہ رب تعالیٰ وحدہ لاشریک کی طرف سے ہے اور اگر کہیں غلطی ہوئی تو وہ میری طرف سے ہے۔

* * *

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف
❁	قرآن مجید	کلام الٰہی
❁	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ
❁	تفسیر جلالین	علامہ جلال الدین محلی رحمۃ اللہ علیہ و جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
❁	تفسیر صاوی	علامہ احمد صاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ
❁	تفسیر روح المعانی	علامہ شہاب الدین سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ
❁	تفسیر نعیمی	تفسیر شہیر مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
❁	مسند احمد	حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
❁	شعب الایمان	حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ
❁	مشکوٰۃ	شیخ ولی الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ
❁	ابن ماجہ	امام محمد یزید بن ماجد رحمۃ اللہ علیہ
❁	شمائل ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ
❁	فضائل الصحابہ،	حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ،
❁	المعجم الاوسط	حضرت امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ
❁	نبراس	حضرت علامہ عبدالعزیز، پرہاوری رحمۃ اللہ علیہ
❁	فتاویٰ رضویہ شریف	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
❁	لمعۃ الضحیٰ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
❁	انہار الانوار	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

❁	نفی الفئی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
❁	سبحان السبوح	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
❁	حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
❁	سیرت مصطفیٰ جان رحمت	علامہ محمد عیسیٰ قادری رضوی صاحب
❁	سیرت رسول عربی	علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ
❁	شاہکار ربوبیت	مفتی محمد خان قادری صاحب
❁	انوار رضا	ملک محبوب رسول قادری صاحب
❁	حلیہ شاہ و عالم :مکاں	استاذی حضرت علامہ محمد افضل قادری صاحب
❁	نو بہار نوازش	علامہ محمد عنائیت صاحب
❁	شرح کلام رضا	مفتی علامہ حسن قادری صاحب
❁	سخن رضا	علامہ صوفی اول قادری صاحب

* * *

مصنف کی دیگر کتب

الحجج القاطعه فی رد البراهین الواهیه

معروف بہ

منکرین دعا بعد از نماز جنازہ کا رد بلیغ

مؤلف

مولانا ابو السعید سجاد علی فیضی